رجسٹرای۔ پی۔ نمبر ۸۶۱
REG. E. P. No. 861

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ"

بدر

ہفت روزہ — قادیان

ایڈیٹر:- ملک صلاح الدین ایم۔اے
اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
فی پرچہ - ۲ / ۰ ۔

تواریخ اشاعت :- ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۳	۱۴ر تبلیغ ۱۳۳۳ھش ۔ ۱۰ر جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ ۔ ۱۴ر فروری ۱۹۵۴ء	نمبر ۶

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مع اہل بیت و بزرگان بفضل تعالےٰ خیریت سے ربوہ میں مقیم ہیں۔ خدا تعالےٰ حضور اقدس کو خیرو عافیت سے رکھے اور مقاصد عالیہ میں فائز المرام کرے۔

مصلح موعودؑ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبحَان الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی

(کلام مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ایک نشانِ رحمت کا نزول!

حضرت مصلح موعود کے متعلق ایک عظیم الشان وحی!

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا

وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا ...... دوشنبہ ہے۔ مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظھر الاول والاخر۔ مظھر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً۔"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

۲۰ر فروری ——— یوم مصلح موعود

۲۰ر فروری کا مبارک دن پیشگوئی مصلح موعود کی یاد دلاتا ہے۔ مناسب ہے کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے ہر جماعت مقامی طور پر جلسہ کرے اور تمام افراد جماعت کو پہلے سے بڑھ کر تبلیغی۔ تربیتی اور مالی تحریکات میں حصہ لینے اور خدمت دین بجا لانے کے لئے تیار کیا جائے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بھائی عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

گورنر جنرل پاکستان و صدر جمہوریہ انڈونیشیا کی خدمت میں

ولندیزی ترجمہ قرآن کریم کی پیشکش

تحریک جدید کی برکات آٹھ زبانوں کے تراجم کی شکل میں

کراچی میں ۲۷ جنوری کو ہز ایکسیلینسی گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمد صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ کی طرف سے ولندیزی ترجمہ قرآن مجید پیش کیا۔ یہ وفد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی قیادت مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر انگریزی ترجمۃ القرآن (سابق مبلغ جرمنی و انگلستان و ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز وسن رائز) مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا اور مکرم مولوی عبدالمالک خاں صاحب مبلغ (برادر زادہ مولانا محمد علی جوہر مرحوم) پر مشتمل تھا۔ گذشتہ سال بذریعہ ہوائی ڈاک اس ترجمہ کی ایک کاپی موصول ہونے پر ۱۴ اگست کو جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو کی خدمت میں پیش کی۔ آدھ گھنٹہ کی ملاقات میں وفد نے بتایا کہ ہالینڈ میں اس وقت جماعت احمدیہ جو اشاعت اسلام کی کوشش کر رہی ہے۔ اس میں ہمارا ایک انڈونیشین بھائی بھی خدمت کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ اور ڈچ قوم کے نواحمدی اپنے اس بھائی کی اقتدا میں نماز پڑھنے کو باعث فخر خیال کرتے ہیں۔ اور وہاں خاص طور پر نعمتہ اخوانا کا نظارہ نظر آتا ہے۔ یہ بھی ذکر کیا کہ اس قرآن مجید کا دیباچہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا لکھا ہوا ہے جس میں بعض ضروری مسائل پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ ہالینڈ میں تعمیر مسجد کے لئے زمین لئے جانے کا بھی ذکر کیا گیا اور یہ کہ تعمیر کا کام عنقریب شروع ہو جائے گا جناب صدر صاحب نے قرآن مجید کے بعض حصوں کو دیکھا اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کیا اور اس تحفہ پر مسرت کا اظہار کیا اور وفد کی چائے سے تواضع کی۔

ملکی اور ڈچ اخبارات کے پہلے صفحہ پر اس بارہ میں مع فوٹو تفصیلی خبر شائع ہوئی اور ریڈیو نے بھی اسے نشر کیا۔ یہ وفد مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی قیادت میں مکرم راڈن ہدایت صاحب نائب صدر جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا۔ مکرم مرتولو صاحب سیکرٹری امور خارجہ اور مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مولوی فاضل مبلغ (سابق مبلغ ہالینڈ) پر مشتمل تھا۔ ملکہ ہالینڈ اور وزراء کی خدمت میں بھی پیش کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس ترجمہ سے ڈچ گی آنا اور اس کے ملحقہ جزائر نیز بلجیم اور جنوبی افریقہ کے بعض حصوں میں پیغام حق پہنچانے میں سہولت ہوگی۔

اب تک آٹھ زبانوں (انگریزی۔ ڈچ۔ سپینش۔ اطالوی۔ پولش۔ فرانسیسی۔ جرمن اور گورمکھی) میں تراجم ہو چکے ہیں۔ متن کی کتابت ایک بلند پایہ خوشنویس سے کرا کے ہزاروں روپیہ کے صرفہ سے یورپ میں بلاک تیار کروائے گئے ہیں۔ ولندیزی کے علاوہ جرمن اور انگریزی تراجم مع متن ہالینڈ میں ایک لاکھ روپیہ کے صرف کثیر سے طبع کرائے جا رہے ہیں۔

اے دوستو! اسلام کی اشاعت کی ذمہ داریاں آپ ہی کے کندھوں پر ہیں۔ اٹھو اور کود داور خوش ہو کہ آپ کو قربانیوں کا ایک اعلیٰ زمانہ میسر آیا ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے اپنے دین کی اشاعت کے کام کے لئے ساری دنیا میں سے تم ہی پر نظر انتخاب ڈالی ہے اب چاہو تو اس اعتماد کو جو اس نے تم پر کیا ہے اپنے عمل و ایثار سے سچ کر دکھاؤ۔ تم منتخب ہوئے ہو تا طاغوتی طاقتوں کو پاش پاش کرنے کے۔ یہ مقدور بھر کوششیں صرف کر ڈالو تا دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو جائے اور قیامت تک تمہیں اس کا اجر جزیل ملتا رہے۔

اخبار احمدیہ جناب سردار گوربچن سنگھ صاحب باجوہ وزیر پبلک ورکس ۵ رفروری کو بٹالہ تشریف لائے۔ گورنمنٹ ریسٹ ہاؤس میں جناب مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ۔ جناب میاں برکات احمد صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ و جناب ملک صلاح الدین صاحب نے ملاقات کی اور قادیان کی بعض اہم ضروریات کی طرف آپکی توجہ منعطف کرائی۔

قادیان ۔ ۸ رفروری۔ نذیر احمد صاحب ٹیلیدار درویش قادیان امروہہ سے شادی کر کے آئے اللہ تعالیٰ اس تعلق کو موجب برکت فرمائے

نجات کی طرف دوڑو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱) "خدا تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا" (قرآن کریم) اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو؟

(۲) دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے اے احمدی مخلصو! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے۔ کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے؟

(۳) سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ کی محبت کے دعویٰ دارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے۔ اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے؟

— مرزا محمود احمد

ایک خط اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے

اس کا جواب

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا:۔

جب ہم درود شریف کا ورد کرتے ہیں تو ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اے خدا تعالیٰ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایسی برکتیں نازل فرما جو حضرت ابراہیم پر تو نے نازل کیں۔

(۱) وہ کونسی برکتیں ہیں جن سے رسول اللہ علیہ وسلم محروم ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مل رہی ہیں۔

(۲) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ حضرت ابراہیم سے بڑھ کر ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آدمی کہے کہ یا اللہ اس کو (فلاں) اتنی تنخواہ دے کہ جتنی اس کے ماتحت کو مل رہی ہے۔

(۳) بعض آدمی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے جب درود پڑھتے ہیں تو ہم خدا سے التجا کرتے ہیں۔ لیکن نعوذ باللہ اللہ کس سے کہتا ہے وہ تو سب کچھ کرنے والا ہے کیا یہ فقرہ کہنے پر کفر لازم نہیں آتا۔ خاکسار بشیر احمد ملتان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا۔

"معترض جاہل ہے اسے معلوم نہیں کہ صلّ کے دو معنے ہیں۔ جب انسان کے لئے آئے تو اس کے معنے ہوتے ہیں کہ تو درود بھیج۔ اور جب یہی لفظ خدا تعالیٰ کے لئے آئے تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ تو فضل کر۔ اس معترض سے کہیں کہ تھوڑی سی عربی پڑھ لے پھر اعتراض کرے۔ باقی رہا یہ کہ بڑے کے لئے چھوٹے والی دعا کرنی کس طرح جائز ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ ابراہیمؑ سے وعدہ تھا کہ تیری اولاد میں خدا کے پیارے ہوتے رہیں گے۔ ان میں سے ایک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ درود میں انسان دعا کرتا ہے کہ جس طرح ابراہیمؑ پر یہ فضل کیا تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ہو۔ اور آپ کی امت سے ہمیشہ داعی الی الخیر پیدا ہوتے رہیں۔"

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

شذرات

اُردو اور ہندی

اردو کی بجائے سنسکرت آمیز ہندی ٹھونسنے کا شاخسانہ بہت پرانا ہے۔ چنانچہ حیدرآباد کی ۲؍ فروری کی خبر ہے کہ مسٹر نند لال چیرٹجی پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی نے ۷۶-۱۸۷۵ء کے خطوط دریافت کئے ہیں۔ جن سے سب سے پہلے ہندی اردو تنازعہ کا علم ہوتا ہے سانہوں نے ہند تاریخی ریکارڈ کمیشن میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہندی کو اودھ میں عدالتی زبان بنانے کا سوال پٹنہ میں بعض لوگوں نے اٹھایا تھا۔ حکومت ہند نے یہ درخواست اودھ کے چیف کمشنر کو بھیجدی۔ بالآخر اودھ کے حکام نے حکومتِ بنگال و حکومت ہند کے اس فیصلہ سے اتفاق کیا کہ ایک مصنوعی اور سنسکرت آمیز زبان کو ہندی کے نام پر لوگوں پر نہیں ٹھونسا جاسکتا۔ سرکاری ماہرین کی اکثریت نے اردو کے حق میں رائے دی چنانچہ اودھ کے چیف کمشنر اور حکومت بنگال نے اردو کے مقابلہ ہندی کو عدالتی بنانے کی تجویز کو مسترد کر دیا۔

تعجب ہے کہ اردو جس کی جنم بھومی یوپی ہے۔ بری طرح وہاں سے نکالی گئی ہے۔ حالانکہ اردو ہمسایہ ممالک سے کافی حد تک رابطہ کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ پاکستان تو کل تک اسی ملک کا حصہ تھا اس کے علاوہ افغانستان مشرقی افریقہ اور عدن میں ایک کافی تعداد اسے سمجھتی ہے۔ چند روز قبل رنگون میں وہاں کے ایک ہائی سکول نے وزیر اعظم کو اردو میں سپاسنامہ پیش کیا۔ رسم الخط کے لحاظ سے اردو تمام اسلامی ممالک سے بھارت کا ناطہ جوڑنے میں مدد دیتی ہے اور یگانگت کی جھلک اس سے پیدا ہوتی ہے گذشتہ مردم شماری کے اعداد و شمار کے تجزیہ سے ظاہر ہوا ہے۔ کہ ہندی بولنے والوں سے غیر ہندی بولنے والوں کی تعداد گیارہ کروڑ زیادہ ہے۔ ان حقائق کے پیش نظر ضروری ہے کہ جہاں ہندی کو طبعی ترقی کا موقعہ دیا جائے وہاں دیگر زبانوں کے لئے بھی موقعہ ہو کہ وہ بھی بغیر روک ٹوک کے پھلیں پھولیں۔ سوئٹزرلینڈ میں اگر بیک وقت کئی زبانیں رواج پا سکتی ہیں۔ تو بھارت میں کیا روک ہے؟ اور اگر ہر دوسری زبان ہندی کے لئے روک ہے۔ تو اردو ہی کیا دوسری تمام زبانوں سے بھی یہی سلوک روا رکھنا چاہیئے اور پھر نہ ہی زبانوں کی بنا پر آندھرا صوبہ کی تشکیل عمل میں آتی اور نہ ہی آئندہ اس نہج پر سوچنے کے لئے کسی تحریک میں آتا۔

ہڑتالیں نقصان دہ ہیں

مولانا آزاد کا بیان

ہڑتالیں لوگوں میں بغاوت۔ حکومت سے عدم تعاون اور بد اخلاقی کی روح پیدا کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں ملک کی پیداوار کو بھی نقصان پہنچاتی ہیں۔ اندرونِ ملک کے تمام معاملات یقیناً روحِ تعاون کے ساتھ بطریقِ احسن طے ہو سکتے ہیں۔ آج سے نصف صدی قبل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ہڑتال کی قبیل کی تمام تحریکات سے احتراز کی تلقین فرماتے رہے۔ اس وقت سے جماعت احمدیہ کا یہ طغرائے امتیاز بن گیا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بھی تقریباً چوتھائی صدی سے اوپر عرصہ سے اپنی جماعت کو اس سے بچاتے آرہے ہیں لیکن دوسرے لوگ بات بات پر ہڑتال وغیرہ پر اتر آتے ہیں۔ جس سے نوجوان طبقہ یہ اثر لیتا ہے کہ اپنی ضد منوانے کا یہی بہترین ہتھیار ہے۔ ان کو اس سے کیا غرض کہ ان کا مطالبہ جائز ہے یا ناجائز۔ اور اس بارہ میں ملک کے بہترین دماغوں کا جو ہر لحاظ سے ملک و قوم کے خیرخواہ ہیں مشورہ یا آخری فیصلہ قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ چنانچہ کسان پنچایت کی مہربانی سے یو۔پی میں نو لاکھ کاشتکاروں نے ملوں میں گنے کی سپلائی بند کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے کھانڈ بنانے کے ساٹھ کارخانوں میں سے چالیس بند ہو چکے ہیں۔ اور دس اور کے بند ہونے کا امکان ہے۔ اس تحریک کے سلسلہ میں بیس افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جن میں سے دو اسمبلی کے ممبر ہیں اور ممکن ہے کہ مرکزی حکومت مداخلت کرے۔

افسوس ہے کہ ممبران اسمبلی جیسے ذمہ دار افراد اپنی حکومت کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے سے نہیں چوکتے۔ ایسی تحریکات جس قدر مضرت رساں ہیں وہ بھارت کے وزیر تعلیم جناب مولانا ابوالکلام آزاد کی زبانی سنئے۔ آپ نے مرکزی تعلیمی مشاورت بورڈ کے لئے جو تقریر یا سال کی اسباد میں مندرجہ الجمعیتہ میں مرقوم ہے:-

"مولانا آزاد نے اپنی تقریر میں طلباء کی ہڑتالوں اور طلباء میں بڑھ رہی بے چینی کا بھی ذکر کیا۔ کہا کہ طلباء کی بے چینی کا یہ مسئلہ حکومت کے لئے نازک صورت اختیار کر گیا ہے۔ طلباء جو کبھی کبھی اندولن کرتے رہتے ہیں ان کا کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ خاص طور پر آزادی کے بعد طلباء میں ڈسپلن اور ضبط کا فقدان ہو گیا ہے۔ پچھلے دو سالوں میں تو خاص طور پر پے در پے ایسے واقعات ہوئے ہیں جن میں واضح طور پر طلباء کا ہاتھ تھا۔ یہ ایسے واقعات ہیں جن سے ملک کے تمام بہی خواہوں کو زبردست تشویش پیدا ہو گئی۔ پچھلے دنوں ہم نے لکھنؤ اور الہ آباد میں ایسے بد تہذیبی کے مظاہرے دیکھے اور یہ سب کچھ محض ایک یونین کے آئین کی تشکیل کے سلسلہ میں ہوا۔ طلباء نے ایکشن کمیٹیاں بنالیں"۔

جو عملی کارکردگی عملی تڑپ اور عملی ولولہ جماعت کے اندر ہے وہ ہم نے گولڑہ شریف کے جمِ غفیر میں بھی نہیں دیکھا

حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو کچھ فرمایا اس میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سچی تڑپ سچی عقیدت اور سچی راہ نمائی کے آثار نظر آرہے تھے

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے متعلق محترم ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ تنظیم کے تاثرات

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر امسال محترم جناب ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "تنظیم" پشاور بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسہ میں شمولیت کے بعد آپ نے اپنے مؤقر اخبار کے ایڈیٹوریل کے کالموں میں جلسے کے متعلق اپنے تاثرات شائع فرمائے ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

"ہمارے اپنے تاثرات یہ ہیں کہ مرزا البشیر الدین محمود ایک سچے محمدی مسلمان ہیں۔ ان کے دل میں اسلام کے لئے تڑپ اور محبت ہے وہ چاہتے ہیں کہ مسلمان خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑیں اور ایک ہو جائیں۔

ہم نے گولڑہ شریف کے عرسوں میں بھی شرکت کی ہے۔ تقریریں سنی ہیں۔ قوالیاں سنی ہیں۔ جس طرح تب مہمان نوازیاں دیکھی ہیں۔ لیکن جو عملی تجاویز عملی کارکردگی عملی تڑپ عملی نقل و حرکت عملی ولولہ ایک چھوٹی سی جماعت احمدیہ کے اندر ہے وہ ہم نے گولڑہ شریف کے جم غفیر میں بھی نہیں دیکھا۔ ہم اگر یہ تجویز پیش کریں تو کون مانے گا۔ کہ گولڑہ شریف۔ سیال شریف۔ خواجہ حسن نظامی اور سب بزرگ مل کر ایک کانفرنس منعقد کریں۔ جس میں جماعت احمدیہ کے ساتھ ان باتوں کا تصفیہ کریں۔ جو مابہ الاختلاف ہیں۔ اور پھر ایک متوازی شکل میں خدمتِ قرآن کریں۔ ہم نے خود پانچ منٹ حضرت بشیر الدین محمود صاحب سے ملاقات کی۔ انہیں معلوم تھا کہ یہ میرا مرید نہیں ہے۔ انہیں معلوم تھا کہ جماعت سے وابستگان کے سلسلہ میں اس کا نام نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے جن خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس میں اسلام اور دین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے سچی تڑپ سچی عقیدت اور سچی راہنمائی کے آثار نظر آرہے تھے۔

ہم نے تنظیم اللہ کے بھروسہ پر نکالا ہے۔ اور ہم اس کو اللہ کے بھروسہ پر سچائی کے راستوں پر پھیلانا چاہتے ہیں۔ ہم نے جو لکھا خدا شاہد ہے یہ اس غرض سے نہیں لکھا کہ ہمیں جماعت احمدیہ سے یا مرزا صاحب سے چنداں مالی خواہشات ہیں، بلکہ یہ خالصتاً للہ ایک مخبر صادق اور ایک سچے رپورٹر کی حیثیت سے ہم نے ان حالات کو لکھا ہے۔

حضرت مرزا البشیر الدین محمود نے خود فرمایا کہ اگر جماعت کے اندر اس کے امراء و رؤسا سچے اخلاق۔ سچی عادتوں اور سچی اسلامی محبت سے مسلمانوں کے ساتھ دوستوں کے ساتھ اور ہمسائیوں کے ساتھ پیش آئیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے اختلافات اور تنازعات ایک محبت اخلاص مروت۔ ملکی اور وطنی تعلقات کے سلسلے میں ایک بنیان مرصوص ثابت نہ ہوں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں بھی اہلِ غرض اشخاص کی کمی نہیں ہے۔ اور میں چاہتا ہوں جو شخص بھی جماعت کے متعلق کوئی معلومات کرنا چاہے۔ اسے میرے ساتھ ملاقات کا موقعہ دیا جائے۔ لیکن میں نے اکثر دیکھا ہے کہ ایسا نہیں کیا جاتا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میں سلف الصالحین کی تقلید ہو۔ اور تم اپنے اختلافات کو اسلام اور مسلمانوں کی محبت کے راستے میں حائل نہ کرو۔ اگر ہم حضرت مرزا البشیر الدین صاحب کے تمام اوصاف کو جو ساری امت کے متعلق ان کے دل میں ہیں بیان کریں تو اس کے لئے ایک بہت بڑے دفتر کی ضرورت ہے۔

دفتر تمام گشت بپایاں رسید عمر ما ہمچناں در اولِ وصفِ تو ماندہ ایم

(ہفت روزہ تنظیم پشاور ۱۲؍ جنوری ۱۹۵۴ء)

خواتین کی ذمہ داریاں

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کا خواتین سلسلہ پر یہ احسان ہے کہ آپ نے ان کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دی۔ ابتداء میں حضور نے اپنی نگرانی میں قادیان میں تعلیمی کلاس جاری کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم ومسلمۃ کہ ہر مسلم مرد و عورت پر علم حاصل کرنا فرض ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی مساعی جمیلہ سے بالآخر قادیان میں خواتین کا علمی معیار بہت بلند ہوگیا۔ اور مردوں سے بھی ان کا تناسب فی صدی بڑھ گیا۔ اور آخری انتخابات میں باوجود گوناگوں مشکلات کے ہمارے نمائندہ کی اسمبلی کے لئے بطور نمائندہ کامیاب ہونے کی وجہ زیادہ تر خواتین کا قریبًا پچانوے فیصدی پڑھا لکھا ہونا تھا جبکہ غیر از جماعت مستورات صرف چند ایک فی صدی پڑھی لکھی تھیں۔ ۱۹۴۷ء میں قادیان میں لڑکیوں کے دو ہائی سکول اور ایک کالج تھا۔ اور اب بھی ربوہ میں ان کا کالج قائم ہو چکا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خواتین میں وعظ فرمایا کرتے تھے تاکہ وہ اپنی ذمہ واریوں کا احساس کریں اور ان کی ذہنی، اخلاقی اور روحانی ترقی سے گھروں میں نہایت ہی پاکیزہ ماحول پیدا ہو اور ان کی اولاد اسلام کی بہترین روایات کی حامل ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ان میں وعظ فرماتے تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی ہر ہفتہ کے روز ان میں درس دیتے تھے۔ آپ کی طرف سے انہی فوائد کی خاطر لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں لایا گیا چنانچہ بطور نمونہ ہم غیر ممالک کی بعض لجنات کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہیں۔ تاکہ یہ معلوم کر کے کہ احمدی خواتین کس قدر جد و جہد سے مصروف عمل ہیں۔ ہماری ہندوستان کی بہنوں میں مسابقت فی الخیرات کی نیک روح پیدا ہو سکے۔

(۱) نیروبی (مشرقی افریقہ) یہاں کی لجنہ کی طرف سے سارا سال باقاعدگی سے پندرہ روزہ اجلاس منعقد ہوتے رہے ہے۔ جن میں حضور کے خطبات نیز اصلاح نفس۔ تربیت اولاد۔ نماز اور دیگر دینی مسائل کے متعلق مضامین سنائے گئے۔ گذشتہ نومبر میں مسجد میں سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں غیر مسلم و غیر احمدی خواتین سمیت دو صد کی کامیاب حاضری ہوئی صدارت محترمہ بیگم نواب صدیق علی ہائی کمشنر نے کی۔ اس جلسہ میں حضور کے غلاموں سے۔ عورتوں سے۔ دشمنوں اور غلاموں سے حسن سلوک پر تقاریر ہوئیں عید الاضحی کے موقعہ پر لڑکیوں کا دینی مقابلہ بذریعہ امتحان کیا گیا۔ اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ علاوہ کھیلوں کے دستکاری کی نمائش بھی لگائی گئی۔ اس موقعہ پر گرلز سکول کی پرنسپل اور استانیاں تشریف لائیں۔ اور اس چھوٹی سی جماعت کے اتحاد و محبت سے کام کرنے پر کمال خوشی اور تعجب کا اظہار کیا۔ مطالعہ کے شوق کو بڑھانے کے لئے لائبریری قائم کی گئی ہے۔ چنانچہ اس تقریب پر بہنوں نے جو کھانے پینے کی دکانیں کھولیں ان کے منافع سے بھی نئی کتب خریدی جائیں گی۔

(۲) سُو کابومی (انڈونیشیا) محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ نے جاکرتا میں نماز کی صد کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کی۔ معراج کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی۔ بیاہ شادی۔ گھر بلو چھوٹے چھوٹے امور کے بارہ میں اسلامی طریق بتایا۔ قرآن مجید۔ حدیث اور کتب سلسلہ کے پڑھنے کی تلقین کی۔ یہاں چونکہ دوپٹہ کے بغیر پھرنے کا دستور ہے اس لئے محترمہ کا برقعہ ان کے لئے عجوبہ ہے۔ اب کچھ عرصہ سے آپ کی تبدیلی سُو کابومی میں ہوگئی ہے۔ جہاں بارہ تیرہ سال سے جماعت قائم ہے۔ چنانچہ اب یہاں ہفتہ وار اجلاس شروع کیا گیا ہے۔ اور بہت سی جماعتوں میں دورہ کر کے مستورات کو بیدار کیا جا رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کا سالانہ اجلاس ہوتا ہے۔ جس میں جماعتی ترقی اور تربیتی امور، بجٹ وغیرہ کے متعلق مشورے ہوتے ہیں۔ اس میں لجنات کے نمائندے بھی شریک ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں لجنہ کا الگ اجلاس بھی ہوتا ہے۔ امسال بھی خواتین کے متعلق کچھ امور پر غور کیا جائے گا۔

(۳) کماسی (مغربی افریقہ) محترمہ نسیمہ سفیر صاحبہ اپنے گھر پر روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ درس دیتی ہیں۔ ہر اتوار کو عورتیں شوق سے تبلیغ کا دن مناتی ہیں۔ بعض عیسائی و احمدی لڑکیوں کو سلائی کا کام سکھلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ وقار عمل میں احمدی عورتیں حصہ لیتی ہیں حال ہی میں احمدی کالج کی نئی عمارت کے ایک کمرہ کی مرمت کی۔ چنانچہ اس میں مستورات کی ایک بڑی تعداد نے اینٹ، کنکر، پانی وغیرہ ڈھونے میں مدد کی۔

(۴) امریکہ۔ اس حد سے زیادہ دنیادار ملک میں ینگس ٹاؤن۔ ڈیٹن۔ پٹس برگ۔ کلیولینڈ۔ شکاگو میں احمدی خواتین جلسے کرتی۔ چندہ دیتی۔ یسرنا القرآن۔ تفسیر اور سلسلہ کا کالٹریچر پڑھتی ہیں۔ مسجد شکاگو کے ایک کمرہ کی لائبریری کے قیام کے لئے درستی کر رہی ہیں۔ بعض جگہ بازاروں کا انتظام کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کی آمد سے فنڈ مضبوط کیا جا سکے۔ اگست ۱۹۵۳ء تک پانچ سو اسی ڈالر (قریبًا پونے تین ہزار روپیہ ہندوستانی) چندہ جمع کیا گیا جس کا چوتھائی حصہ مرکز کو روانہ کیا گیا۔

خواتین ہندوستان سے گذارش ہے۔ کہ ان کا ملک دینی لحاظ سے دیگر ممالک کے لئے مرکزی حیثیت رکھتا ہے اس لئے ان پر دوسروں سے بڑھ کر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ وہ بھی ان نیک کاموں میں باقاعدگی سے سرگرمی اختیار کریں اور مرکزی لجنہ قادیان سے رابطہ قائم کریں۔ علاوہ ازیں لجنہ کے ماہنامہ "مصباح" کی اشاعت میں مدد دیں۔ چاہیئے کہ ہر گھرانہ اس کا خریدار ہو تاکہ اس سے پورا پورا فائدہ پہنچ سکے یہ ربوہ سے شائع ہوتا ہے۔ اور سالانہ چندہ معمولی ہے۔ یعنی صرف چھ روپے سالانہ۔ قسطوں کے ذریعہ بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔

زندہ خدا کا زندہ نشان

(از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

۱۸۸۶ء کی بات ہے کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ہوشیار پور میں چالیس روز تک چلہ کشی کی اور نہایت ہی تضرع و ابتہال سے اسلام کے دوبارہ احیاء و ترقی کے لئے دعائیں کیں۔ چنانچہ اس ریاضت و عبادت اور دعاؤں کو خدا تعالیٰ نے شرف قبولیت عطا فرمایا اور آپ کو ایک عظیم الشان بشارت دی:-

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ ...... اُس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ ...... دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کأن اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اُس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وکان امرًا مقضیا۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

متذکرہ بالا پیشگوئی میں جن صفات عالیہ کا ذکر ہے۔ اُن کا حامل لڑکا یعنی مصلح موعود اُسکی پیدائش کے لئے نو سال کی میعاد مقرر کی گئی۔ چنانچہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو سال کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔" (اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

پسر موعود کے نام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"اُسکے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔" پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور دوسرا نام اُس کا محمود اور تیسرا نام اُس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اُن کا نام فضل عمر بھی ظاہر کیا گیا ہے۔" (سبز اشتہار ص۲۱)

نیز فرمایا:-

"خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔" (سبز اشتہار ص۱۷)

چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں وہ پسر موعود پیدا ہوا۔ اور اُس کا نام حسب بشارت بشیر اور محمود رکھا گیا۔ اور اس تاریخ کو اس کی پیدائش کی اطلاع ایک اشتہار کے ذریعہ دی گئی۔ جس کا عنوان "تکمیل تبلیغ" تھا۔

اب آیئے ذرا اس پیشگوئی کو پیش نظر رکھ کر دیکھیں۔ کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذریت طیبہ میں سے کون سا فرزند ارجمند اس کا مصداق ہے؟ تو میں عرض کرتا ہوں۔ کہ اس بشارت الٰہیہ کے مصداق ہمارے موجودہ امام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد

(باقی ص۱۰ کالم ۲ پر)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؒ کی مصلحانہ شان

ایک اعجاز نما واقعہ

از حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی

مندرجہ ذیل قابل قدر مقالہ حیات قدسی حصہ سوئم (غیر مطبوعہ) سے اخذ کر کے قارئین بدر کے ازدیاد ایمان کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

خاکسار کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ کے عہد خلافت سے لے کر جب سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ انجمن انصار اللہ کے صدر تھے۔ اور یہ خاکسار بھی اس مجلس کا ممبر تھا۔ حضور کی ہدایات کے ماتحت خدمات سلسلہ سرانجام دینے کی سعادت نصیب ہوتی رہی۔ اور حضور کی خلافت کے ابتداء سے لے کر اب تک بفضلہ تعالیٰ یہ توفیق کم و بیش مل رہی ہے۔

میں اپنے لمبے تجربہ کی بناء پر جو میرے مشاہدہ پر مبنی ہے اس بات کا وثوق سے اظہار کرتا ہوں کہ ہمارے مقدس اور اولوالعزم امام کو آپ کے مصلحانہ ارادوں اور کاموں کی بجا آوری میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان نصرت اور تائید حاصل ہے اور جب بھی آپ کسی اصلاحی کام کی طرف توجہ فرماتے ہیں۔ فرشتوں کی فوجیں اس کام کو سرانجام دینے کے لئے آپ کی تائید میں نازل ہوتی ہیں۔ بسا اوقات جس شخص یا اشخاص کو آپ اپنی نمائندگی کے طور پر اس قسم کی خدمات پر مامور فرماتے ہیں۔ وہ معمولی قابلیت اور اثر کا انسان ہوتا ہے۔ اور بظاہر حالات اس کے لئے ایسے کاموں کا سرانجام دینا مشکل اور دشوار ہوتا ہے لیکن حضور کی قوت قدسیہ اور مصلحانہ توجہ سب دقتیں اور دشواریوں کو اللہ تعالیٰ کی تائید سے رستہ سے ہٹا دیتی ہیں۔ اور حضور کی دعا و برکت سے اللہ تعالیٰ کا فضل اس کثرت اور تواتر سے نازل ہوتا ہے کہ جماعت اپنے روحانی اخلاق اور قربانی کے معیار کو بہت بلند مقام پر قائم رکھے ہوئے ہے۔

موضع سعد اللہ پور کا واقعہ

اس سلسلہ میں ایک واقعہ جو بہت ہی اعجاز نما اور ایمان افروز ذیل میں پیش کرتا ہوں کہ ایک دفعہ خاکسار مرکز کی ہدایت کے ماتحت ضلع گجرات میں بعض مقامات پر جلسوں میں شمولیت کے لئے دورہ پر تھا۔ بعض اور مبلغین بھی میرے ساتھ تھے۔ اس اثناء میں مجھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملا۔ کہ موضع سعد اللہ پور میں مسماۃ اللہ جوائی مستری جمال الدین لوہار کی لڑکی ہے۔ جس کا نکاح اس کے ماموں امام الدین کے لڑکے کے ساتھ کئی سال پیشتر ہوا تھا۔ لیکن ان کے درمیان بے حد نا چاقی اور نا اتفاقی ہو گئی اور تنازعہ اس قدر بڑھ چکا ہے کہ لڑکی کا اپنے خاوند کے ہاں آباد ہونا ناممکن ہو گیا ہے۔ اب لڑکی اور اس کے والدین اسی تنازعہ کو جو نہ صرف خاندان کی بدنامی کا باعث بنا ہوا ہے بلکہ سلسلہ کی بھی بدنامی کا موجب ہے ختم کرنے کے لئے طلاق چاہتے ہیں لیکن میاں امام الدین صاحب طلاق دینے کے لئے تیار نہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں سعد اللہ پور جا کر اس تنازعہ کو ختم کرنے کی غرض سے لڑکی کے لئے طلاق نامہ حاصل کروں۔ چنانچہ میں تعمیل ارشاد کے لئے موضع مذکور پہنچا۔ اور وہاں کے بعض معززین کو حضور کے ارشاد سے اطلاع دے کر ان سے تعاون چاہا۔ انہوں نے میاں امام الدین صاحب کو مل کر بہت سمجھایا لیکن وہ طلاق دینے کے لئے رضامند نہ ہوئے اور یہاں تک کہا کہ طلاق قیامت تک بھی اگر عمر نے وفا کی تو نہیں دی جائے گی۔

میرا ذاتی طور پر میاں امام الدین صاحب کو سمجھانا

اس اطلاع کے ملنے پر میں خود بعض احباب کی معیت میں میاں امام الدین صاحب کو ملا۔ اور ان کو اچھی طرح سے سمجھایا کہ جب لڑکی کا لڑکے کے گھر میں آباد ہونا ایک امر دشوار ہے۔ تو بہتر یہی ہے کہ میاں بیوی میں علیحدگی کرا کر تنازعہ کو ختم کر دیا جائے۔ اس پر میاں امام الدین صاحب نے کہا کہ ایک دفعہ بھی اور ہزار دفعہ بھی میرا یہی جواب ہے کہ لڑکی کو طلاق نہیں دی جائے گی۔

میں نے عرض کیا کہ میاں امام الدین صاحب۔ اگر آپ کا یہ جواب شریعت کی رو سے درست اور صحیح ہے اور ہم اس سے ناواقف ہیں تو ہمیں علم اور عقل سے صحیح رنگ میں سمجھا دیا جائے۔ تاہم اس مطالبہ سے رک جائیں۔ اور اگر آپ کا جواب شریعت کی رو سے نہیں بلکہ نفس کے جوش اور کسی بغض و عناد کی وجہ سے ہے۔ تو ایک احمدی کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے۔

اب آپ فرمائیں کہ کیا آپ طلاق دینے سے اس لئے انکار کرتے ہیں کہ طلاق دینا شریعت کے خلاف ہے یا محض جوش نفس اور ہوائے نفس کے تابع ہو کر ایسا کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ آپ ٹھنڈے دل سے سوچ کر اور عقل سے کام لے کر جواب دیں۔

اس مطالبہ سے ہمارا کوئی ذاتی فائدہ نہیں بلکہ سلسلہ کی عزت اور حضرت اقدس ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ تنازعہ ختم ہو۔ اور ایسے تنازعات کی وجہ سے جو ضد اور بغض و عناد اور نفسانیت کی وجہ سے ہوتے ہیں آپ کے دین اور ایمان کو نقصان نہ پہنچے۔ اور مومن کے لئے تو سب سے بڑھ کر عزیز اور قیمتی شے دین و ایمان ہی ہے۔ اور آپ سے حسن ظن رکھتے ہیں کہ آپ اپنے دین اور ایمان کو نقصان سے بچائیں گے۔ اور اپنے اخلاص اور روحانیت کا ثبوت دیں گے۔

اگر آپ طلاق نہ دیں گے تو مجبوراً ہم مرکز میں آپ کے خلاف رپورٹ بھجوا دیں گے۔ اور اس صورت میں جو ناراضگی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی آپ پر ہو گی وہ سلسلہ کے وقار اور احترام کے خلاف تنازعہ کو قائم رکھنے اور شریعت حقہ کی توہین اور استخفاف کی صورت میں بہت شدید ہو گی۔ اور اس کا بد اثر اور نحوست آپ کے لئے دنیا اور آخرت میں خسران اور تباہی کا باعث بنیں گی۔ لہذا آپ اچھی طرح غور کر لیں اور سوچ لیں۔ ہم آپ کی ہمدردی اور شفقت کے لئے بار بار آپ کو توجہ دلا رہے ہیں۔

آپ کا انکار تو کسی نفسانی جذبہ اور ضد کے ماتحت ہو سکتا ہے۔ لیکن حضرت اقدس کا ارشاد اور ہدایت خالص للہیت اور خدا ترسی اور سلسلہ کے وقار اور عزت کے لئے ہے۔ پس آپ خدا اور اس کے رسول اور خلیفہ برحق اور سلسلہ کے وقار کیلئے اس تنازعہ کو ختم کرنے کیلئے طلاق نامہ لکھا دیں۔ ورنہ آپ کے انکار اور ضد کی صورت میں اگر کوئی نقصان آپ کو پہنچا تو اس کی ذمہ داری آپ ہی پر ہو گی۔

میاں امام الدین صاحب کا انکار اور اس کا نتیجہ

باوجود ہر طرح سمجھانے اور میرے عواقب سے آگاہ کرنے کے میاں امام الدین صاحب طلاق دینے کے لئے تیار نہ ہوئے اور میں ان کے انکار اور ضد کی وجہ سے شدید صدمہ کے ساتھ موضع مذکور سے رخصت ہوا۔ کیونکہ میں نے مقررہ تاریخ پر قصبہ شادیوال کے جلسہ میں شریک ہونا تھا۔ میرے دل میں یہ حسرت تھی کہ کاش سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا منشاء مبارک جو محض ان افراد کی اصلاح کے لئے تھا پورا ہو جاتا۔ اور طلاق کی صورت میں اس خاندان میں تنازعہ ختم ہو جاتا۔

جب موضع مذکور سے روانہ ہو کر خاکسار بمعیت اور احباب کے موضع جیدو کے اور یہ دونوں گاؤں موضع سعد اللہ پور سے چار پانچ کوس کے فاصلہ پر شادیوال کی سڑک پر واقع ہیں) کے قریب پہنچا۔ تو دور فاصلہ پر پیچھے سے کسی شخص کے چیخنے چلانے اور رونے کی آواز سنائی دی۔ جب وہ شخص کچھ اور قریب ہوا تو یہ الفاظ سننے میں آئے "میں جل گیا۔ میں دوزخ کی آگ میں پڑ گیا۔ مجھے اللہ کے لئے معاف کر دو۔ مجھے اللہ کے لئے دوزخ کی آگ سے نجات دو۔ میں جل گیا۔ ہائے میں جل گیا"۔ پہلے تو زیادہ فاصلہ ہونے کی وجہ سے ہمیں معلوم نہ ہو سکا۔ کہ یہ آہ و زاری کرنے اور چلانے والا شخص کون ہے۔ اور یہ اس طرح مجنونانہ جوش و خروش کا اظہار کیوں کر رہا ہے۔ لیکن جب شخص زیادہ قریب ہوا تو ہم نے پہچان لیا کہ وہ میاں امام الدین صاحب سعد اللہ پور والے ہیں۔

ہمارے پاس پہنچتے ہی انہوں نے پگڑی اتار کر میرے پاؤں پر رکھ دی۔ اور بے تحاشا رو رو کر چلانا اور اوپر ذکر کئے ہوئے الفاظ کا تکرار شروع کر دیا۔ اس وقت ہم پانچ افراد شادیوال کی طرف جا رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ میاں امام الدین بتائیں بات کیا ہے۔ اور آپ یہ رونا اور چیخ و پکار کس وجہ سے ہے۔ انہوں نے روتے ہوئے کہا: "میری توبہ! میری توبہ! آپ ابھی مجھ سے طلاق نامہ لکھوا لیں۔ تاکہ میں دوزخ کی آگ سے نجات پاؤں۔ میرا انگوٹھا ابھی لگوا لیں۔ اور میری خطا اور غلطی جو مجھ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشاد اور حکم کی نافرمانی کی صورت میں سرزد ہوئی معاف فرما دیں۔ میں نے اپنی جان پر سخت ظلم کیا ہے کہ حضور اقدس کے حکم کی نافرمانی کی ہے"۔

آمادگی کا سبب

میں نے کہا کہ میاں امام الدین، آخر بات کیا ہے کہ اب آپ اس طرح آہ و زاری اور بے تابی کر رہے ہیں۔ حالانکہ پہلے باوجود ہر طرح سمجھانے کے آپ ماننے کے لئے تیار نہ تھے۔ اس پر میاں امام الدین نے کہا کہ جب آپ نے مجھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد اور سلسلہ کے وقار اور عزت کے پیش نظر ہر طرح سے سمجھانے کی کوشش کی اور میں نے اپنی بدقسمتی سے انکار کر دیا۔ تو آپ کے چلنے کے بعد اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کسی حقیقت نے مجھے پکڑ لیا ہے اور جہنم کی آگ میں پھینک دیا ہے۔

(باقی صفحہ ۔۔ کالم ۔۔ پر)

کثرت ازدواج

مصری پارلیمان میں بدیں مضمون مسودہ قانون پیش ہے کہ مرد کو دوسری شادی سے قبل عدالت سے اجازت لینا ہوگی۔ عدالت اس امر کا جائزہ لے گی آیا دوسری شادی کے لئے وجہ جواز موجود ہے یا نہیں۔ اور وہ اخراجات کا بار اٹھانے کے قابل ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں پاکستان کے پریس کے تبصروں کا ذکر کرکے معاصر پرتاپ نے لکھا ہے کہ:۔

"اس قانون کی تائید آئے گی تو پاکستان کی بیگمات کی طرف سے جو سوکنوں کے ہاتھوں سخت نالاں ہیں اور اسلام نے مرد کو طلاق کا حق دے رکھا ہے اس کی زد سے بچنا چاہتی ہیں"۔

(پرتاپ مورخہ ۷ فروری ۱۹۵۵ء)

چونکہ اسلام نے کثرت ازدواج کی اجازت ضرورت حقہ کے پیش نظر دی ہے۔ اس لئے اگر اس اجازت کو کسی ملک کے لوگ ناجائز طور پر استعمال کرنے لگیں تو وہاں کی حکومت پر بجا طور پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس رخصت کے استفادہ پر ضروری پابندی لگا دے۔ کوئی صاحب عقل و دانش اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ بااوقات ضرورت حقہ سے بجا طور پر مجبور ہو کر مرد دوسری شادی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ مثلاً کسی کی بیوی عورت مریض ہو کر ناکارہ ہو جائے اور بجائے خاوند کی خدمت کرنے کے اس امر کی محتاج ہو جائے کہ شوہر اس کی خدمت کیا کرے۔ لیکن اقارب صاحب فراش بیوی اور اس ننھے بچوں کی پرورش کا بوجھ نہ اٹھا سکتے ہوں کیا خاوند کے لئے مناسب نہ ہوگا کہ پہلی بیوی اور اس کی اولاد کی خاطر ہی اپنی دوسری شادی کا انتظام کرے؟ اگر ایسا انتظام روا نہ رکھا جائے تو کیا خاوند کسب معاش کی طرف دھیان دے اور بیوی بچوں کو ہلاک ہونے دے؟ اگر خود ان کی پرورش کرے اور دن رات خدمت میں مصروف رہے تو اخراجات کہاں سے مہیا کرے؟ اسی طرح مثلاً جنگ کے باعث کسی ملک میں مستورات کی کثرت ہو جائے تو بتائے کیا وہ گھریلو زندگی سے محروم رکھی جائیں؟ یقیناً اسلام کے سوا کسی اور جگہ اس مسئلہ کا جائز حل موجود نہیں۔ اسلام ہی ایک مذہب ہے کہ جس کی تعلیم میں ضروری لچک پائی جاتی ہے۔ اور وہ ہر قسم کے حالات میں جائز ضروریات سے عہدہ برآ ہوتے ہیں

مصری پارلیمان اس امر کی اپنی رعایا کو پابند کرنا چاہتی ہے کہ جب ضرورت حقہ لاحق ہو اور مالی وسعت حاصل ہو وہی ایک سے زیادہ شادی کر سکے۔ اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں بلکہ پہلے ہی اسلام میں موجود ہے۔ چنانچہ ضرورت حقہ کی خاطر ہی چار تک شادیوں کی اجازت دی گئی ہے اور ساتھ ہی یہ شرط بھی رکھی ہے۔ کہ خاوند میں ان بیویوں سے عدل کرنے کی طاقت موجود ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جسمانی مالی اور اخلاقی لحاظ سے عدل کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ ہندوؤں کے اوتار رام چندر جی کے والد کی ایک سے زیادہ شادیاں تھیں۔ اور یہ امر قابل اعتراض نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاھلہٖ کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال سے بہتر سلوک کرتا ہے۔ ضرورت حقہ کی شرط کے ساتھ کثرت ازدواج کی اجازت یوں بھی طبعی اور عین فطرت کے مطابق معلوم ہوتی ہے خصوصاً جب جنگ عظیم کے باعث یورپ میں عورتوں کی تعداد مردوں سے کئی گنا زیادہ ہوگئی تو اس کا علاج چونکہ کسی مذہب کے پاس نہ تھا اس لئے وہاں کے متمدن و مہذب کہلانے والے دانشمند کوئی حل نہ نکال سکے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس کثیر تعداد کو اخلاقی قیود میں مقید نہ رکھ سکے۔

کیا اسلام کے نکتہ چیں اسلام کی تجویز کردہ گھریلو زندگی پر یورپ کی موجودہ خلاف ننگ و ناموس طور وطریق کو ترجیح دیتے ہیں؟ گھریلو زندگی کے متعلق اسلام کے تجویز کردہ قوانین یقیناً اس قسم کے ہیں جس کے تحت مرد بھی اور عورتیں بھی آبرومندانہ گھریلو زندگی بسر کر سکتے ہیں طبقہ نسواں کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے۔ ان کو اپنے حقوق کے حصول کے لئے کوڈبل کی ضرورت نہیں ان میں سے جو عہد طفولیت میں بیوہ ہو جائیں وہ عمر بھر اپنے فطری جذبات کو کچلتے ہوئے تجردانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور نہیں۔ اگر خاوند سے حد درجہ ناموافقت پائی جاتی ہے اور عورت اس سے علیٰحدگی حاصل کرنا چاہتی ہے تو عورت کو بھی اسی طرح اس کا حق حاصل ہے جیسے مرد کو حق ہے کہ عورت کو طلاق دے دے۔

کثرت ازدواج کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذیل کا مفید اقتباس ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے:۔

"اس جگہ مخالفوں کی طرف سے یہ اعتراض ہوا کرتا ہے۔ کہ تعدد ازدواج میں یہ ظلم ہے کہ اعتدال نہیں رہتا۔ اعتدال اسی میں ہے کہ ایک مرد کے لئے ایک ہی بیوی ہو۔ مگر مجھے تعجب ہے کہ وہ دوسروں کے حالات میں کیوں خواہ نخواہ مداخلت کرتے ہیں جبکہ یہ مسئلہ اسلام میں شائع متعارف ہے۔ کہ چار تک بیویاں کرنا جائز ہے۔ مگر جبر کسی پر نہیں اور ہر ایک مرد اور عورت کو اس مسئلہ کی بخوبی خبر ہے۔ تو یہ ان عورتوں کا حق ہے کہ جب کسی مسلمان سے نکاح کرنا چاہیں تو اول شرط کرا لیں کہ ان کا خاوند کسی حالت میں دوسری بیوی نہیں کرے گا۔ اور اگر نکاح سے پہلے ایسی شرط لکھی جائے تو بے شک ایسی بیوی کا خاوند اگر دوسری بیوی کرے تو جرم نقض عہد کا مرتکب ہوگا۔ لیکن اگر کوئی عورت ایسی شرط نہ لکھاوے اور حکم شرع پر راضی ہو وے تو اس حالت میں دوسرے کا دخل دینا بے جا ہوگا۔ اور اس جگہ یہ مثل صادق آئے گی کہ میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی۔ ہر ایک عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ خدا نے تعدد ازدواج فرض واجب نہیں کیا ہے۔ خدا کے حکم کی رو سے صرف جائز ہے۔ پس اگر کوئی مرد اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے اس جائز حکم سے فائدہ اٹھانا چاہے جو خدا کے جاری کردہ قانون کی رو سے ہے۔ اور اس کی پہلی بیوی اس پر راضی نہ ہو تو اس بیوی کے لئے یہ راہ کشادہ ہے۔ کہ وہ طلاق لے لے اور اس غم سے نجات پاوے اور اگر دوسری عورت جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے اس نکاح پر راضی نہ ہو۔ تو اس کے لئے بھی یہ سہل طریق ہے۔ کہ ایسی درخواست کرنے والے کو انکاری جواب دے دے کسی پر جبر تو نہیں۔ لیکن اگر وہ دونوں عورتیں اس نکاح پر راضی ہو جاویں تو اس صورت میں کسی کو خواہ نخواہ دخل دینے اور اعتراض کرنے کا کیا حق ہے؟ ...... جس حالت میں خدا نے تعدد ازدواج کو کسی موقعہ پر انسانی ضرورتوں میں جائز رکھا ہے۔ اور ایک عورت اپنے خاوند کے دوسرے نکاح میں رضامندی ظاہر کرتی ہے اور دوسری عورت بھی اس نکاح پر خوش ہے تو کسی کا حق نہیں ہے کہ ان کے اس باہمی فیصلہ کو منسوخ کر دے۔ اور اس جگہ یہ بحث پیش کرنا کہ ایک سے زیادہ بیوی کرنا پہلی بیوی کے حق میں ظلم ہے اور طریق اعتدال کے برخلاف ہے۔ یہ ان لوگوں کا کام ہے۔ جن کی تعصب سے عقل ماری گئی ہے ظاہر ہے کہ یہ مسئلہ حقوق عباد کے متعلق ہے اور جو شخص دو بیویاں کرتا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کا کا حرج نہیں اگر حرج ہے ...... تو اس بیوی کا جو پہلی بیوی ہے یا دوسری بیوی کا۔

پس اگر پہلی بیوی اس نکاح میں اپنی حق تلفی سمجھتی ہے تو وہ طلاق لے کر اس جھگڑے سے خلاصی پا سکتی ہے۔ اور اگر خاوند طلاق نہ دے۔ تو بذریعہ حاکم وقت وہ خلع کرا سکتی ہے اور اگر دوسری بیوی اپنا کچھ حرج سمجھتی ہے۔ تو وہ اپنے نفع نقصان کو خود سمجھتی ہے۔ پس یہ اعتراض کرنا کہ اس طور سے اعتدال ہاتھ سے جاتا ہے خواہ نخواہ کا دخل ہے اور باایں ہمہ خدا تعالیٰ نے مردوں کو نصیحت فرمائی ہے کہ اگر ان کی چند بیویاں ہوں۔ تو ان میں اعتدال رکھیں ورنہ ایک ہی بیوی پر قناعت کریں۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۴۳ / ۲۳۸)

ایک اعجاز نما واقعہ بقیہ ص ۵

اور میں ادھر بھی دیکھتا ہوں مجھے دوزخ کی آگ ہی آگ نظر آتی ہے۔ اس حالت کے شدت کے ساتھ محسوس ہونے پر میں چیخیں مارتا ہوا آپ کے پیچھے بھاگا۔ اور اسی میں نجات خیال کی کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل کر دوں۔

اب آپ اللہ تعالیٰ کے لئے مجھ پر رحم فرمائیں اور حضرت اقدس کے منشاء کے مطابق مجھ سے ابھی طلاق نامہ لکھوا لیں۔ ورنہ میں اس نافرمانی کی حالت میں جو مجھے جہنم کی آگ میں دھکیلنے کا باعث بنی ہے کبھی واپس اپنے گاؤں نہیں جا سکتا۔ میں نے کہا بہت اچھا ہم ضرور تھوڑے ہی ہیں آپکی توبہ اور اصلاح کے بعد بھی آپ سے طلاق نامہ نہ لکھوائیں۔ شادیوال پہنچکر اور وہاں سے شاہد لیکر انشاء اللہ طلاق نامہ لکھوا لیا جائیگا۔ چنانچہ شادیوال جاکر ہم نے باقاعدہ طلاق نامہ لکھوا لیا۔ اور انکو تسلی دی کہ گناہ کی میل جو آپکے دل پر لگ گئی تھی اللہ تعالیٰ نے غیبی نصرت سے اسکو دھو دیا ہے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور منشاء تو اللہ تعالیٰ نے بہرحال پورا کرنا ہی تھا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے آپ کو بھی توبہ کی توفیق بخش دی

اعجازی نشان

میاں امام الدین نے بتایا کہ جب میں چیخیں مارتا ہوا گاؤں سے نکلا تو بعض غیر احمدیوں نے مجھے دیکھ کر کہا کہ اس نے طلاق نامہ دینے سے انکار کیا تھا۔ اسلئے مرزائی مولوی نے اس پر جادو کر دیا ہے۔ اور اس کا یہ حال ہو گیا ہے۔ میں نے کہا کہ ہمارا جادو وغیرہ کچھ نہیں یہ تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ المصلح الموعود کا اعجازی نشان ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی غیرت ہے جسے ہم بارہا اپنے مقدس امام اور اسکی عزت و وقار کی خاطر ظاہر ہوتے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے مقدسوں کیلئے جب اسکی تقدیس اور عزت کیلئے غیرت دکھاتے ہیں اپنی خاص تائید اور نصرت ظاہر کرتا ہے۔ گو یہ باتیں لوگوں کی نظر...

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور میں

جماعت احمدیہ کی شاندار مالی قربانیاں

(از جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان)

حضرت مصلح موعود کا دورِ خلافت ایک لمبے عرصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ اور سلسلہ کی ترقیات کا پہلو حضور کی قوتِ قدسیہ اور جماعت کی غیر معمولی مالی قربانیوں کا روشن ثبوت ہے۔ اخبار بدر کے نائب مدیر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب مولوی فاضل کی تحریری و زبانی خواہش کے مطابق معمولِ ثواب کی خاطر میں یہ چند سطور ہدیۂ ناظرین کر رہا ہوں۔ چونکہ اخبار کا مصلح موعود نمبر شائع کرنے میں وقت بہت کم تھا اس لئے جماعت کی مالی تحریکات کے متعلق میں تفصیلی کوائف اور اعداد و شمار درج نہیں کرسکا۔ صرف سرسری طور پر بعض تحریکات کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

ہر وہ شخص جو جماعت احمدیہ کے تاریخی پس منظر سے کچھ واقفیت رکھتا ہے۔ اُسے معلوم ہے۔ کہ مارچ ۱۹۱۴ء کا مہینہ احمدیت کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی وفات پر نہ صرف بیگانوں نے جماعت کے ختم ہو جانے کے خواب دیکھے۔ بلکہ خود جماعت کے اندر ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوا۔ اور وہ لوگ جو عمائدین سلسلہ سمجھے جاتے تھے۔ اور جو اپنے آپ کو جماعت کے قیام اور ترقی کا موجب سمجھتے تھے۔ یہ قادیان سے رخصت اور جماعت سے الگ ہو گئے۔ کہ "اسپیاں (یعنی نعوذ باللہ قادیان میں) عیسائیت کا دور دورہ ہوگا"۔ انہوں نے اپنی عمر اور تجربہ کو۔ اپنی تعلیم اور رسوخ کو۔ اپنی خدمات اور بڑائی کو سب کچھ خیال کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ موعود خلیفہ کو ایک ناتجربہ کار بچہ سمجھ کر اس سے روگردانی کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اس اولوالعزم خلیفہ اور مصلح موعود کی قیادت میں جماعت کی ہر رنگ میں حفاظت اور دستگیری فرمائی اور اُسے ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی فتنوں سے محفوظ رکھا۔ بلکہ جماعت پر ہر صبر آزما دور اور ہر نازک مرحلہ پر اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا ایک روشن نشان ثابت ہوا۔ اور اس کے تفضلات سے ہر آنے والے امتحان کا دن جماعت کے لئے نئی ترقیات کی راہیں کھولنے کا موجب بنا۔

ابتدائی دَور

جب حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسندِ خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ تو اُس وقت مالی اعتبار سے بھی جماعت کی حالت نہایت خستہ تھی۔ اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان خالی تھا۔ بیرونی اور اندرونی مخالفتوں کے نازک دور میں بے انتہاء ذمہ داریوں کا بارِ گراں اس موعود خلیفہ کے لئے چشم براہ تھا۔ آپ کی قوتِ قدسیہ اور حسنِ انتظام ... بیج جس کی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تخم ریزی کی تھی۔ نہایت شان و شوکت کے ساتھ بڑھا۔ پھلا اور پھولا۔ اور اب اس کی پوزیشن حضرت مصلح موعود کے وقت میں ایک تناور اور مضبوط درخت کی طرح ہو چکی ہے۔ جس کی شاخیں شمال و جنوب اور مشرق و مغرب کی طرف پھیل چکی ہیں۔ جس کا اعتراف سلسلہ کا بڑے سے بڑا دشمن بھی کرنے پر مجبور ہے۔

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہدِ خلافت میں جو ترقیات جماعت کو حاصل ہوئیں اور جو ہو رہی ہیں۔ ان کی تفصیلات بیان کرنے کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔

حضور نے جماعت کی تعلیم و تربیت، تبلیغ و اشاعت، تالیف و تصنیف اور سلسلہ کی ہر قسم کی قومی ضرورت کے لئے جب کبھی بھی تحریک فرمائی۔ تو جماعت نے بشاشتِ قلب کے ساتھ اس پر لبیک کہا۔ اور مخلصین جماعت نے ہمیشہ عملی طور پر اس کا ثبوت دیا۔ کہ وہ دراصل دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے اور اپنے مطاع و امام کے اشارے پر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ حضور نے نظارتوں کا بھی سلسلہ قائم فرمایا تاکہ جماعت کے کاموں کو باقاعدگی اور تنظیم سے سرانجام دیا جائے۔ اور جماعت کی ترقی کا کوئی پہلو پیچھے نہ رہے۔

بجٹ

حضور کے عہدِ سعادت میں جماعت کی ضروریات اور اس کے مقابل پر آمد کا جائزہ لے کر باقاعدہ بجٹ کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور پھر جماعت کے نمائندوں کی موجودگی میں مجلس شوریٰ میں بجٹ کی تکمیل و منظوری کا کام ہونے لگا۔ تاکہ بیرونی احمدی احباب کو جماعتی ضروریات کا کما حقہ علم ہو سکے۔ اور وہ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح محسوس کر سکیں۔ حضور نے جن کلمات میں اور جس انداز سے جماعت کو مالی قربانیوں کا احساس دلا کر ایک اعلیٰ معیار پر لانے کی تلقین فرمائی۔ اس کا نتیجہ نہایت بابرکت ہوا۔ اور ہوتا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہوتا رہے گا۔

مالی تحریکات

مالی تحریکات کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کے چند ارشادات کے اقتباسات کو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ

"اگر ہم خیال کرتے ہیں کہ نبیوں کی جماعتوں والا معاملہ ہم سے نہیں ہوگا تو یقیناً ہم دنیا کو بھی دھوکہ دیتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کو بھی۔ یہ ممکن نہیں کہ مومنوں کو خطرناک ابتلاؤں میں سے نہ گذرنا پڑے۔ پس یہ مشکلات جو عارضی ہیں بےشک ان کو بھی اپنے سامنے رکھو۔ مگر جو اصل مشکلات ہیں ان کو مت بھولو۔ یہ چیزیں کہ تم نے دس فیصدی کی بجائے پندرہ فی صدی چندہ دیدیا۔ صرف تمہیں بیدار رکھنے کے لئے ہیں۔ ورنہ ان کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ ان پر تمہاری ترقی کا انحصار ہے۔ تم ایک نبی کی جماعت ہو۔ اور ضروری ہے کہ وہ تمام حالات تم پر گذریں جو پہلے انبیاء کی جماعتوں پر گذرے ہیں۔ پس جب تک منہاجِ نبوت کے مطابق تم اپنی زندگیوں کو نہ بدلو گے۔ اس وقت تک ان قربانیوں کی توفیق نہ پاسکو گے"

(تقریر مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

— (۲) —

نیز فرمایا "یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا۔ میں خدا کے لئے۔ اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندے میں حصہ نہیں لوگے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کے سامان کرے گا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں۔ کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بنو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو۔ اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو جو شخص تکلیف اُٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا۔ میں اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا کر چکے ہیں۔ کہ اے خدا جو تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے۔ تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما۔ اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس وہ شخص جو اس میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا۔ اور پھر میری دعاؤں میں بھی حصہ دار ہوگا۔ . . . . جو لوگ زیادہ حصہ لے سکتے ہیں۔ انہیں میں کہتا ہوں۔ کہ میری حدبندیوں کو نہ دیکھو۔ خدا تعالیٰ کے پاس خیر محدود ثواب ہیں۔ اگر تم زیادہ قربانی کرو گے تو زیادہ ثواب کے مستحق ہو گے"

(الفضل ۱۷/ جنوری ۱۹۴۰ء)

— (۳) —

اور یہ بھی فرمایا "ایک اور فرض جس کی طرف میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ وصیت کا مسئلہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ وصیت ایمان کی آزمائش کا ذریعہ ہے۔ اور وہ اس کے ذریعہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کون سچا مومن ہے اور کون نہیں ہماری جماعت اس وقت لاکھوں کی تعداد میں ہے مگر وصیت کرنے والے دو تین ہزار ہیں۔ حالانکہ وصیت ایک ایسی چیز ہے۔ جو یقینی طور پر خدا کا مقرب ہونا ظاہر کرتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ مومن ہی وصیت کرتا ہے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ اگر کسی شخص میں کمزوریاں بھی پائی جاتی ہیں۔ تو جب وہ وصیت کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق کہ بہشتی مقبرہ میں صرف جنتی مدفون ہونگے اس کے اعمال کو درست کر دیتا ہے۔ پس وصیت اصلاحِ نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔ کیونکہ جو بھی وصیت کرے گا۔ اگر وہ ایک وقت میں جنتی نہیں وہ بھی جنتی بنا دیا جائے گا"

(خطبہ فرمودہ ۲۴/ ستمبر ۱۹۲۰ء)

— (۴) —

اور بجٹ کی رقم کو بہرحال پورا کرنے کی تاکید کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ:۔

"یاد رکھنا چاہیئے۔ بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں۔ نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ نہ خدا پر احسان ہے جو . . . . . خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے۔ اور جس قدر رقم رہتی ہے۔ وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا۔ تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ"۔

تحریکات پر مخلصین کا لبیک

حضور کے ان ارشادات کی برکت سے مخلصین احباب نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں پیش کر دیا۔ سست اور کمزور قلوب میں ایک بیداری اور زندگی پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے اپنی کوتاہیوں کے ازالہ کی فکر کی۔ غرضیکہ سلسلہ کی ضروریات کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے احباب کی غیر معمولی قربانیوں کے ذریعہ پوری کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ غرباء کی جماعت ہے۔ لیکن اس غریب افراد کی قربانیاں جو وہ تکلیف اُٹھا کر محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر کر رہے ہیں نے ایسی مثالیں قائم کی ہیں جن کی مثال سوائے قرونِ اولیٰ کے اسلام کے کسی اور دور

میں یا اس سے قبل کسی اور جماعت میں نہیں ملتیں۔

مستورات کا نمونہ

عام لازمی چندہ کے علاوہ خدا کے مصلح موعود نے تحریک فرمائی کہ صرف عورتوں کے چندہ سے مرکز تثلیث میں مسجد تیار کی جائے گی۔ تو جماعت کی مستورات نے قربانی کا عظیم الشان نمونہ پیش کرتے ہوئے اپنے قیمتی زیورات تک حضور کے قدموں میں پیش کر دیئے۔ اور خدا کے فضل سے مسجد لندن کی تعمیر کا کام مکمل ہو گیا۔

متفرق تحریکات

منارۃ المسیح خدا کے قائم کردہ خلیفہ برحق نے جماعت کو بلایا۔ کہ آؤ منارۃ المسیح کے کام کی تکمیل کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ اس مد میں ہزاروں روپے مومنین کی جماعت نے پیش کئے۔ اور یہ کام تکمیل کو پہنچ گیا۔

توسیع مساجد حضور نے مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ کی توسیع کا اعلان فرمایا تو جماعت کے پروانے لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھے۔

کالج تعلیم الاسلام کالج کے لئے خاص چندہ کی تحریک کی گئی۔ تو مخلصین جماعت اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے انشراح قلبی کے ساتھ آگے بڑھے اور یہ کام بھی غریب جماعت کے ذریعہ سے سر انجام پایا۔

وقف جائیداد جب حضور نے غیر معمولی اور ہنگامی ضروریات کے لئے "حفاظت مرکز" کے چندہ کی تحریک فرمائی۔ تو غریب سے غریب فرد [illegible] اس میں شامل ہو کر مصلح موعود کے ارشاد کی تعمیل کی سعادت حاصل کی۔ اور ہزاروں کی تعداد میں احباب نے اپنی تمام کی تمام جائیداد اس سلسلہ کے نام وقف کر دیں چنانچہ حضور کے وقف کی تحریک کے ماتحت قادیان کے احمدیوں کے مکانات کا ننانوے فی صدی سلسلہ کی ضروریات کے لئے وقف شدہ ہے۔

حضور مختلف مواقع پر مختلف ضروریات سلسلہ کے ماتحت جماعت کو مالی قربانیوں کے لئے بلاتے رہے۔ اور جماعت کی تاریخ میں کوئی ایسا موقعہ نہیں۔ بلکہ حضور کے ارشاد فرمودہ تحریک نمایاں طور پر کامیاب نہ ہوئی ہو۔

تحریک جدید کا آغاز

جماعت کی مالی پوزیشن نے اسی کام کے ساتھ ساتھ جماعت کی ضروریات بڑھتی گئیں۔ اور سب سے بڑی ضرورت جسے حضور ہمیشہ مقدم فرماتے رہے ہیں۔ وہ جماعت کی تبلیغی ضرورت ہے۔ حضور کے زمانہ خلافت میں ہندوستان کے مختلف [illegible] کے علاوہ دنیا کے اکثر ممالک میں تبلیغ احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ لیکن اکثر [illegible] بیرونی ممالک میں تبلیغی ضروریات جماعت کے عام مالی وسائل کے مقابل پر بہت زیادہ تھیں۔ اور دوسری طرف ۱۹۳۴ء کے آخر میں احمدیت کے مخالفین جماعت کی بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھ کر پورے زور وشور سے جماعت پر حملہ آور ہوئے کیا احراری۔ کیا گدی نشین اور کیا اخبار نویس غرض سب نے احمدیت کے خلاف پختہ منصوبے کئے یہاں تک کہ حکومت کا ایک حصہ بھی ان کے ساتھ مل گیا۔ لیکن وہ تمام کے تمام اپنے ارادوں میں ناکام و نامراد رہے۔

اُنیس مطالبات

ان غیر معمولی مخالفت کے ایام میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خدا تعالےٰ سے خبر پاکر قربانیوں کے وہ "انیس۱۹ مطالبات" پیش فرمائے۔ جن کو تحریک جدید کے مطالبات کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک مطالبہ مالی قربانی کا بھی ہے۔ جس کی غرض و نہایت بیرونی ممالک میں تبلیغ کے کام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا ہے۔

ان مطالبات میں حضرت مصلح موعود نے جماعت کے لئے وہ زرین اصول مقرر فرمائے جن پر عمل کر کے ہر غریب سے غریب دوست بھی اپنے ذاتی اور خاندانی اخراجات میں کفائیت کر کے اپنی زندگی کو سادہ بنا کر سلسلہ کی ضروریات کے لئے کچھ نہ کچھ بچا سکتا ہے۔

ایک سادہ کھانا۔ سادہ لباس۔ زیورات میں کمی۔ گوٹا کناری کی ممانعت سینما وغیرہ نہ دیکھنا اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا۔ اور بے کاری سے بچنا۔ چھوٹے سے چھوٹا کام کر لینا اپنی آمد سے کچھ بچانا۔ خدمت خلق اور ایثار کا جذبہ پیدا کرنا۔ رخصت کے ایام سلسلہ کے کام کے لئے وقف کرنا۔ زندگی وقف کرنا غرضیکہ اس مبارک اور الٰہی تحریک کی جملہ شرائط اور مطالبات ایسے مفید اور اہم ہیں۔ کہ ان پر عمل پیرا ہو کر ہر ایک احمدی غیر معمولی قربانی میں حصہ لے سکتا ہے

بیعت کا صحیح مفہوم

ان مطالبات کو پیش کرنے سے قبل حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نہایت پُر شوکت الفاظ میں جماعت کے تمام افراد پر بیعت کا صحیح مفہوم واضح فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"ہر شخص جو سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ جس نے میرے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور ان کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ان کے ذریعہ خدا کی بیعت کی۔ وہ اپنی جان۔ مال۔ عزت۔ آبرو۔ اولاد۔ جائیداد غرضیکہ ہر چیز خدا اور رسول اور اس کے نمائندوں کے لئے قربان کر چکا ہے۔ اور اب کوئی چیز اس کی اپنی نہیں۔ میں یہ [illegible] دینا چاہتا ہوں۔ کہ جس کے دل میں بیعت کے اس مفہوم کے متعلق ذرہ بھی شبہ ہے۔ وہ اگر منافق کہلانا نہیں چاہتا۔ تو وہ اب بھی بیعت چھوڑ دے۔ جس بیعت میں نفاق ہو۔ وہ کسی فائدہ کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ایک لعنت ہے۔ جو اس کے گلے میں پڑی ہوئی ہے۔ پس جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس نے میری بیعت کسی شرط کے ساتھ کی ہوئی ہے۔ اور کوئی چیز اس کی باقی ہے۔ اور اس کے لئے میری اطاعت مشروط ہے۔ وہ میری بیعت میں نہیں۔ اور میں تمام کے سامنے اور پھر اخباروں میں اس خطبہ کی اشاعت کے بعد ان لاکھوں لوگوں کو جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں رہتے ہیں۔ صاف صاف الفاظ میں کہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر کسی کے دل میں کوئی استثنےٰ باقی ہے تو میں اسے اپنی بیعت میں نہیں سمجھتا۔ میرا خدا گواہ ہے۔ اور آپ لوگ بھی سن رہے ہیں۔ آپ بھی گواہ ہیں۔ کہ میں نے یہ بات پہنچا دی ہے۔ کیا پہنچا دی ہے؟ (اس پر چاروں طرف سے آوازیں بلند ہوئیں۔ کہ ہاں پہنچا دی ہے) میرا خدا گواہ ہے اور آپ لوگ مقر ہیں۔ کہ میں نے یہ بات پہنچا دی ہے کہ مشروط بیعت کوئی بیعت نہیں ہے بیعت وہی ہے۔ جس پر ہر چیز قربان کرنے کے لئے انسان تیار ہو۔ پس میرا حکم جو خدا تعالےٰ کے احکام کے ماتحت ہو اور جس کے خلاف کوئی نص موجود نہ ہو۔ اسے ماننا آپ کا فرض ہے"۔

جماعت کا اخلاص

جماعت کے احباب نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جس شاندار قربانی کو پیش کر کے اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دیا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضور کا پہلے سال کا مالی مطالبہ صرف ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کا تھا۔ لیکن اس کے مقابل پر وعدے ایک لاکھ سات ہزار روپے کے موصول ہوئے۔ جن میں سے ایک لاکھ تین ہزار روپیہ کی نقد وصولی ہوئی۔ الحمدللہ۔

تحریک جدید کے دوسرے سال کے وعدے اور وصولی دس ہزار کے اضافہ کے ساتھ اور تیسرے سال کی وصولی پہلے سال کی نسبت سے سینتیس ۳۷ ہزار روپیہ زیادہ ہوئی۔

ان تین سالوں کے بعد حضور نے اللہ تعالےٰ کی مشیت کے ماتحت اس دور کو وسعت دے کر دس سالوں پر پھیلا دیا۔ سال چہارم کا آغاز فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"میں اللہ تعالےٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں۔ کیونکہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں۔ پر حکم اسی کا ہے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں۔ اور ایک ایک حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے دکھا سکتا ہوں مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ مت خیال کرو کہ میں نے جو کچھ کہا وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ اس نے کہا ہے۔ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اور وہ چھوڑے گا نہیں جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرا لے۔ یہ پہلا قدم ہے۔ یہ سب باتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور جب تم پہلی بار ان پر عمل کرو گے۔ تو پھر اور بتائی جائیں گی۔ لیکن جب تک ان پر عمل نہ کرو۔ اور کس طرح بتائی جا سکتی ہیں۔ آخر میں میں نصیحت کرتا ہوں کہ سستیوں کو چھوڑ دو غفلتوں کو دور کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ ہر تحریک میں حصہ لو۔ مگر طاقت کا اندازہ وہ نہ کرو۔ جو منافق کرتا ہے۔ بلکہ وہ کرو۔ جو مومن کرتا ہے"۔

تحریک جدید کا ہر مالی سال ختم ہونے پر حضرت مصلح موعود جماعت کو ایک یا اس سے زیادہ خطبات میں مخاطب کرتے ہوئے نومبر کے آخری سنیچر میں نئے سال کا آغاز فرماتے رہے۔ اور جماعت کو تحریک جدید کے کامیاب نتائج کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس میں شامل ہونے کی بار بار تحریک فرماتے رہے۔ اور مخلصین جماعت ہمت و بشاشت کے ساتھ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ارشادات کی تعمیل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دس سال کی میعاد ختم ہونے پر حضور نے مزید نو سال کے لئے جماعت کو یہ مالی جہاد جاری رکھنے کی تلقین فرمائی

دفتر اوّل اور دفتر دوم

پہلے دس سال میں شامل ہو کر قربانیاں جاری رکھنے والے مجاہدین دور اول اور دفتر اول میں شمار کئے گئے۔ اور دس سال کے بعد شامل ہونے والے دفتر دوم کے مجاہدین کہلائے۔ اور بجائے سال اوّل کے لئے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کے مطالبہ کے اور اس کے مقابل پر ایک لاکھ تین ہزار روپے کی آمد کے اس تحریک کے انیسویں سال میں تحریک جدید کا بجٹ ساڑھے چار لاکھ روپیہ تک جا پہنچا ہے۔ اور ہمارے تبلیغی اخراجات کی ضروریات ساتھ ساتھ اس قدر بڑھ چکی ہیں کہ اس وقت دو سو کے قریب بیرونی مبلغوں کے کام کو جاری رکھنے اور مؤثر طور پر کام چلانے کے لئے اخراجات کا کم از کم اندازہ اٹھارہ لاکھ ہے۔ جس کے پورا کرنے کا حضرت مصلح موعود نے دوسرے دور میں شامل ہونے والے مجاہدین سے مطالبہ فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر دسمبر ۱۹۵۳ء میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"اس وقت ہمارے مشن زیادہ تر افریقی اور ایشیائی ممالک میں ہیں۔ کچھ مشن یورپین اور امریکن ممالک میں بھی ہیں۔ ہم نے ان مشنوں کی تعداد کو بڑھانا ہے۔ اور انہیں اس قدر مضبوط کرنا ہے۔ کہ ہم اسلام کو پھیلا سکیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو جو بیج ہم نے پھینکا ہے وہ بھی رائیگاں جائے گا۔ تم جانتے ہو۔ کہ جب تم کسی کھیت میں گندم بوتے ہو۔ تو پھر اس کی نگہداشت کرتے ہو۔ اسے وقت پر پانی دیتے ہو۔ تب جا کر اس کھیت سے فصل حاصل کرتے ہو۔ لیکن اگر تم ایک ایکڑ میں ۲۰ - ۲۵ سیر دانے پھینک دو۔ اور پھر اس میں ایک لوٹا پانی کا گرا دو۔ تو تمہارے ۲۰ - ۲۵ سیر دانے جو تم نے بیج کے طور پر پھینکے تھے وہ بھی ضائع ہو جائیں گے۔ اور کسی فصل کی بھی تم امید نہیں کر سکو گے۔ اس طرح اگر ہم نے تبلیغ کے اخراجات کو نہ بڑھایا۔ تو موجودہ دو سو مبلغ بھی ضائع ہو جائیں گے۔ اگر ان مبلغین کے لئے سامان بہم نہ پہنچائے گئے۔ تو ظاہر ہے کہ موجودہ حالت میں تو ہم ان کے لئے خوراک بھی مہیا نہیں کر رہے۔ بس چاہیئے۔ کہ جماعت قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔

ہر احمدی۔ ہر سیکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ آدمی کا فرض ہے۔ کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کر کے ان سے تحریک جدید کے وعدے لے۔ ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے۔ اور پھر ان کی وصولی کیلئے پوری کوشش کرے۔ دور اول سے دور دوم کی طرف آنے کی وجہ سے تحریک جدید کو نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر جائے۔"

تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام کا کام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعود کے طفیل صرف تحریک جدید کے ذریعہ سے ہی جو تبلیغی کام سرانجام دیئے گئے۔ وہ بھی تاریخ عالم میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اسلامی حکومتوں اور دیگر بڑے بڑے مالدار اداروں اور جماعتوں کو بھی یہ توفیق نہیں ملی۔ کہ وہ اس غریب جماعت کے مقابل پر دس فیصدی بھی خدمت اسلام کا فریضہ ادا کر سکتے۔

تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور ربوہ کے بجٹ جو علی الترتیب پونے دو لاکھ اور پونے چودہ لاکھ ہیں۔ ان پر جماعت کے عام اندرونی تبلیغی اور دیگر کاموں کا انحصار ہے۔ چندہ عام اور نظام وصیت کی وسعت کے ساتھ حصہ آمد وغیرہ کے چندہ میں ترقی کے مکمل اعداد و شمار اس وقت میرے سامنے نہیں ہیں۔ بہرحال ان میں غیر معمولی ترقی بہرحال واضح ہے۔

جماعت کے ایک اور مرکز کا قیام

۱۹۴۷ء میں برصغیر ہندوستان کی تقسیم کی وجہ سے جماعت کے ایک بڑے حصہ کو مجبوری حالات میں نقل مکانی کرنی پڑی۔ اور اس کے باعث جماعت کے افراد اور بحیثیت مجموعی جماعت احمدیہ کو جس قدر مالی اور اقتصادی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔ اس بے سرو سامانی کے عالم میں اور غریب الوطنی کی حالت میں جماعت ہائے پاکستان کے لئے ایک نئے مرکز کا قائم کرنا اور اس مرکز کی مالی ضروریات کو پورا کرنا ایک ایسا کرشمہ ہے۔ جو حضرت مصلح موعود کی اولوالعزمی کو حقیقی طور پر روشن کرنے کے لئے کافی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا نیا مرکز جو ربوہ کی مبارک بستی میں آباد ہوا۔ اس کے دفاتر۔ مساجد۔ مہمانخانہ اور دیگر اداروں کی پختہ عمارتیں بفضل تعالیٰ لاکھوں روپے کے اخراجات سے تیار ہو چکی ہے۔ اور ربوہ کی زیارت کے لئے ہر داخل ہونے والا نو وارد آج ویرانہ میں رونق اور جنگل میں منگل کو دیکھ کر محو حیرت سا ہوتا ہے۔ اور حضرت مصلح موعود کی کرامت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

تائید الٰہی

اقتصادی اور مالی مشکلات کے دور میں جماعت کی ضروریات کو پورا کرنے کا غیر متزلزل عزم اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی صلاحیت اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارادوں کے ساتھ خدائی تقدیر کے تار لپٹے ہوئے ہیں۔ اور حضور کا عزم صمیم دنیا کی ظاہری و مادی مشکلات کے خوف سے بے نیاز ہوتا ہے۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

تعمیر مساجد کا کام

مسجد لندن کی طرح حضور کے ارشاد کے ماتحت صرف عورتوں کے چندہ سے ہالینڈ میں مسجد تیار کی جا رہی ہے۔ تا ایک بار پھر دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ کہ احمدی عورتیں قربانی کے میدان میں مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ ان سے زیادہ اخلاص و عقیدت کے جذبہ کے ساتھ اپنے مقدس امام کی آواز پر لبیک کہنے کو تیار ہیں۔

اس طرح حضور نے بیک وقت مردوں کو بھی اپنے اخلاص و قربانی میں مسابقت کی روح دکھانے کے لئے موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ اور یہ اعلان فرمایا ہے کہ مسجد امریکہ کی تعمیر و تکمیل مردوں کے چندہ سے ہوگی۔ ان کے علاوہ حضور دنیا کے تمام دیگر ممالک میں مساجد کے قیام کے لئے عام رنگ میں بھی تحریک فرما چکے ہیں۔ جس میں مخلصین جماعت حصہ لے رہے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ حضور کی یہ بابرکت تحریک بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوگی اور عنقریب وہ دن آئیگا جبکہ تمام ممالک میں احمدیہ جماعت کو مساجد کی تعمیر کی سعادت نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ۔

قرآن کریم کا مختلف زبانوں میں ترجمہ

قرآن مجید کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور حضور یہ عزم رکھتے ہیں کہ اس مقدس کتاب کا ترجمہ دنیا کی ہر زبان میں کیا جائے۔ تا روحانیت سے پیاسی دنیا کے لئے آب حیات میسر ہو۔ اور وہ اپنی تشنگی کو بجھا کر تسکین حاصل کر سکے۔ اور اس فتنہ و فساد میں الجھی ہوئی دنیا کے لئے امن و آشتی کا سامان مہیا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" کا الہام زیادہ سے زیادہ روشن اور واضح صورت میں پورا ہو سکے۔

الٰہی وعدوں اور الہامات کے مطابق ابھی سلسلہ کی بہت سی ترقیات اور انعامات اس موعود خلیفہ اور مصلح کے ساتھ وابستہ ہیں یقیناً وہ وعدے پورے ہوں گے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں۔ جو خدائی کاموں کے پورا ہونے میں روک بن سکے۔ لیکن خدائی تقدیر کے مطابق درمیانی آزمائشوں اور امتحانات کا آنا بھی ضروری ہے۔ امتحان اور آزمائش کی ساعتیں روحانی جماعتوں کے لئے عارضی اور وقتی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ جو بالآخر ترقیات کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔ جب امتحان خدا کی طرف سے آئے۔ اور کچھ انعام دینے کے لئے آئے۔ تو ہم کو غیر معمولی ایثار۔ ہمت اور قربانی سے کام لینا چاہیئے۔

ہمارا فرض

ہم نے جو اللہ تعالیٰ سے عہد کیا ہے۔ کہ دین کے لئے ہر قسم کی مالی و جانی قربانی کریں گے ہم جو اس بات کے دعویدار ہیں۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے نئے زمین اور نئے آسمان کی بنیاد رکھی ہے۔ ہم جو یقین رکھتے ہیں۔ کہ دنیا کا آئندہ نظام صحیح اسلامی بنیادوں پر ہمارے ہاتھوں سے تعمیر کیا جاتا ہے۔ ہمارے لئے زیادہ ضروری ہے۔ کہ مشکلات کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور حضرت مصلح موعود کے ارشادات کے مطابق دنیاوی لذات سے منہ موڑ کر اپنی تمام تر کوشش اس عظیم الشان مقصد کی تکمیل کے لئے وقف کر دیں اور صدق دل سے خدا کی رضا حاصل کرنے کا فکر کریں

جہاں احمدیہ جماعت نے بحیثیت مجموعی مالی قربانی کا ایک نہایت اعلیٰ اور عمدہ نمونہ پیش کیا ہے۔ اور اپنے عمل سے اپنے اخلاص کا ثبوت دیا ہے۔ وہاں اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے میں اپنے ہندوستانی احمدی دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہ آپ میں سے بعض احباب ابھی کچھ کمزوری اور سستی دکھا رہے ہیں۔ اور اپنے مالی فرائض کی ادائیگی کے معیار پر پورے نہیں اُتر رہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ لوگوں کو غیر معمولی مشکلات اور غیر اختیاری مجبوریوں نے آپ کو کافی پریشان کر رکھا ہے۔ اور آپ ایک تکلیف دہ دور میں سے گذر رہے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہیئے۔ جو قربانی تکلیف اُٹھا کر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ زیادہ مقبول اور بہترین اجر کا مستوجب ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کر کے مشکلات کو کم کرنے کا باعث بنتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔ کہ:-

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر۔ اپنی عزت کو چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے۔ تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"

پس جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے احباب کو چاہیئے۔ کہ سلسلہ کی مالی مشکلات اور ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی ذاتی اور خاندانی مشکلات اور پریشانیوں کو نظر انداز کر کے قربانی کے میدان میں اپنا قدم پہلے سے زیادہ آگے بڑھائیں۔ جماعت کا ہر فرد جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کو پہچاننے کی سعادت بخشی ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اس خدائی انعام کی ناقدری نہ کرے۔ کیونکہ جو اپنے نصب العین کو جانتے ہوئے محض اپنی سستی کی وجہ سے قربانی کی دوڑ میں پیچھے رہ جائے گا۔ وہ خدا کے نزدیک یقیناً قابل مواخذہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کے ہر فرد کو امام وقت کے منشاء کے مطابق جماعتی ضروریات کا پورا احساس بخشے اور وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مالی قربانیاں پیش کر کے اس کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ تا اللہ تعالیٰ کی تائیدات و انعامات کا دن قریب سے قریب تر ہو جائے۔ مبارک وہ جو صدق دل سے امام وقت کی آواز ...

مومن کیسا بڑا وقت کی نزاکت کو بھی نیز نے کی کوشش کرتا ہے ... مبارک ہے وہ جو اپنے وعدہ بیعت کے صحیح مفہوم کو سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو اپنا مال نہیں سمجھتا اور بیشتر اس کے کہ دولت اس سے بیوفائی کرے اسکو خدا ...

نونہالان جماعت کیلئے

باپ بیٹے کی دلچسپ گفتگو

رشید - ابا جان! آپ نے بتایا تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ المؤمن اذا وعد وفیٰ کہ مومن اپنے وعدہ کا ایفا کرتا ہے۔ لیکن سنتا ہوں کہ لوگ وعدہ کر کے ٹال دیتے ہیں۔ پوچھنے پر کہتے ہیں۔ کہ یہ جھوٹ نہیں پالیسی تھی۔ کیوں ابا جان یہ درست ہے؟

ابا جان - نہیں بیٹا! یہ درست نہیں۔ ایسے لوگ اپنے جھوٹ کے گنہ کو پالیسی کے لفظ سے چھپانا چاہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے اہل و عیال بھی ان سے جھوٹ بولنا سیکھ لیتے ہیں۔ اور ان کی آئندہ نسل جھوٹ بولنا فرض سمجھ لیتی ہے اور سچ بولنا گناہ۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ کہ اپنے تئیں بھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی آگ سے بچاؤ۔ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ گھر کے ذمہ دار مرد کے اخلاق اس کی بیوی بچوں پر اثر ڈالتے ہیں۔ اس لئے اگر مرد اپنے اخلاق کو درست نہ کرے گا تو نہ صرف وہ بلکہ اس کے بال بچے تباہ ہوں گے۔

رشید - ابا جان! بچوں کو بھی تلقین کی گئی کہ تحریک جدید میں حصہ لیں۔ تو استاد صاحب کو خوش کرنے کی پالیسی اختیار کر کے کئی ایک نے نام لکھوا دیئے ورنہ اکثر بچوں کو معلوم ہی نہیں کہ تحریک جدید کیا ہے۔ اور نہ بچوں کو یہ یقین تھا کہ جب یہ وعدہ پورا کرنا ان پر فرض ہوگا۔

ابا جان - عزیز من! جب ۱۹۳۴ء میں جماعت احرار نے جماعت احمدیہ کو تباہ کرنا چاہا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کو تحریک کی کہ وہ جماعت کی ترقی کے لئے خاص طور پر قربانی کریں۔ نوجوان غیر ممالک میں جا کر کمائیں بھی اور تبلیغ بھی کریں۔ کوئی نوجوان بیکار نہ رہے۔ علاج پر۔ کھانے میں۔ شادی بیاہ میں۔ سادگی سے کام لے کر روپیہ بچایا جائے اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی راہ میں زیادہ مالی قربانی کی جائے۔ اس زائد چندے سے ان بیس سالوں میں غیر ممالک میں حیرت انگیز کام ہوا ہے۔ بیسیوں ممالک میں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں ہزاروں لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ یہ سب کام اسی زائد چندہ سے ہوا ہے اسی کے ذریعہ نوجوانوں کو مذہبی تعلیم دے کر تیار کر کے ان ممالک میں بھیجا گیا اور یہ لوگ اہل و عیال اور اقارب سے جدا ہو کر ہماری طرف سے فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔

رشید - ابا جان! جماعت کی اکثریت غرباء پر مشتمل ہے۔ ہم جو غریبوں کے بچے ہیں کیونکر مالی قربانی کر سکتے ہیں مثل مشہور ہے کہ اکیلا چنا کیا بھاڑ جھونک دے گا۔ غریبوں کی چند کوڑیاں کیا کام آئیں گی؟

ابا جان - میرے پیارے بچے! نبیوں کی ابتداء میں ہمیشہ غریب لوگ ہی ایمان لاتے ہیں غریبوں کے دلوں میں انکسار اور سادگی ہوتی ہے۔ ان کے دل سچائی کی طرف جلد مائل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانیوں میں برکت ڈالتا ہے۔ اور ان کو قبول فرماتا ہے۔ دیکھو فرعون کا تکبر اسے پسند نہیں آیا۔ حضرت بنی اسرائیل جو کہ غلام تھے اور مزدور لوگ تھے اسے پسند آئے۔ فرعون غرق ہوا۔ اور بنی اسرائیل کو اللہ تعالےٰ نے کامیاب کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے غلام اور بچے اور غریب نوجوان ایمان لائے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ اس وقت کے صحابہ کی قلیل سی قربانی ایسی مقبول ہے کہ بعد میں سونے کے پہاڑ خرچ کرنے سے بھی اتنا ثواب حاصل نہ ہوگا۔ تم نے دیکھا کہ انہی قلیل قربانیوں سے آٹھ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم تیار کر دیئے گئے ہیں۔ جن سے ولندیزی زبان میں ترجمہ چھپ چکا اور گورنر جنرل پاکستان اور صدر جمہوریہ انڈونیشیا کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے۔ انگریزی میں بھی ۲ جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔ اور کئی ممالک میں نئے تبلیغی مشن قائم ہو چکے ہیں۔

تمہیں جو کبھی کبھار جیب خرچ ملتا ہے اس میں سے چندہ ادا کرو۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے۔ الدال علی الخیر کفاعلہ کہ جو شخص کسی کو نیکی کی راہ پر چلاتا ہے۔ بتانے والے کو بھی نیکی کرنے والے جتنا ثواب ملتا ہے۔ ان چندوں سے جب اسلام پھیلے اور ان مسلمانوں کے ذریعہ پھر آگے تبلیغ ہو گی۔ اس طرح قیامت تک تمہیں اس تھوڑے سے چندہ کا اجر ملتا رہے گا۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اس وقت چند پیسے دے کر قیامت تک اتنا ثواب حاصل کرو کہ جو بعد میں لوگ کوہ ہمالیہ جتنا سونا دے کر بھی حاصل نہ کر سکیں؟

رشید - کیوں نہیں ابا جان! میں نے اور میرے دونوں بھائیوں نے تھوڑا تھوڑا کر کے چند ماہ میں تین روپے فٹ بال خریدنے کے لئے جمع کئے تھے وہی یہ باتیں انہیں سنا کر آمادہ کر کے یہ سب چندہ میں دے دوں گا۔ اور کچھ عرصہ تک ہم دوسری کھیلوں سے ورزش لیا کریں گے۔

(دوسروں کو سمجھا کر لیجئے) ابا جان! میں نے دوسروں کو بھی سمجھا کر آمادہ کر لیا ہے۔ یہ لیجئے رقم اور دفتر میں بھجوا دیجئے۔

(کچھ عرصہ بعد)

حمید - ابا جان! یہ دیکھئے بدر میں بھائی جان رشید اور میرا اور چھوٹے بھائی کا نام دفتر تحریک جدید نے شائع کیا ہے۔ اس میں ہمارا چندہ درج ہے۔ اور لکھا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دفتر نے دعا کے لئے بھی نام بھیجا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

زندہ خدا کا زندہ نشان بقیہ صفحہ

ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت و نسل میں ہیں اور نو سالہ میعاد کے اندر ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور پیشگوئی کے مطابق آپ کا نام نامی بھی بشیر اور محمود تجویز فرمایا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد کتب میں خود اس نشان کو اپنی صداقت کے لئے پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارہ میں اشتہار یکم جولائی ۱۸۸۸ء میں۔ اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی۔ اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔۔۔ پھر جیسا کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل طور پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا۔ جو اس سے بے خبر ہو۔ تب خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹؍جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر "تکمیل تبلیغ" موٹی قلم سے لکھا ہے۔ جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔ اور اس کے صفحہ ۴ میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدہ ز راہِ دور آمدہ

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

جنوری ۱۹۴۴ء کو اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی کو جب کہ آپ لاہور میں تھے بذریعہ رؤیا، آپ کو آپ کے [illegible] منصب سے اطلاع دی۔ اور اس رؤیا کی بناء پر آپ نے ۲۸؍جنوری ۱۹۴۴ء کو قادیان میں خطبہ جمعہ پڑھتے ہوئے اس کا اعلان فرمایا۔

"خدا تعالےٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آج اس امر کو ظاہر کر دیا۔ اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دے دیا۔ کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔۔۔ ۔۔۔ بہرحال میرے لئے خدا تعالےٰ نے حقیقت کو کھول دیا ہے۔ اور اب میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی" (الفضل یکم فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

پس مصلح موعود کی پیشگوئی کا اپنے کوائف تفصیلی کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات گرامی میں پورا ہونا اسلام کی صداقت کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک زندہ اور روشن نشان ہے۔ ایک بچہ کا مدت معینہ میں پیدا ہونا اور پھر ان مذکورہ صفات کا حامل ہونا۔ اور پھر زندہ رہ کر ان صفات کا اظہار کرنا کیا یہ سب امور بجز الہام الہیٰ اور تائید الہیٰ معرض وجود میں آ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں اس لئے مصلح موعود کا ظہور اگر ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور اسلام کی زندگی کا ثبوت ہے۔ تو دوسری طرف اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ ایک حی و قیوم اور علیم و قدیر خدا موجود ہے جو اپنے غیب کا اظہار اپنے برگزیدہ لوگوں پر کرتا ہے۔ اور اس طرح اپنی تجلیات کے ذریعہ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔

تحریک جدید میں شمولیت کے متعلق

تین اہم ہدایات جو ۱۵ر سے ۲۱ر فروری تک احباب کو سنائی جائیں

(۱) "گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفۂ وقت نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔"

(۲) "میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو اللہ تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(۳) "ہم تو جب بھی کوئی بات کہیں گے۔ محبت اور پیار سے ہی کہیں گے۔ اور اگر اس سے کوئی یہ استدلال کرتا ہے۔ کہ حکم نہیں۔ تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے احکام دینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے۔ اور نہ ہی ہم ایسے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگ جو حکم کی تلاش کرتے ہیں۔ وہ اس جماعت میں داخلہ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ فائدہ کا وہی حاصل کر سکتا ہے۔ جو محبت کے تعلق کو قائم رکھے۔ اور یہ نہ دیکھے۔ کہ کوئی بات حکماً کہی گئی ہے۔ بلکہ صرف یہ دیکھے۔ کہ جس سے پیار ہے۔ اُس کی بات کو وزن دینا ضروری ہے۔ اور اس کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے۔"

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

پس اسے جماعت کے خوش نصیب مجاہدو اپنے آقا کی فرمودہ تینوں باتوں کو اچھی طرح پڑھ لو۔ پوری طرح سوچ لو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز گزشتہ نومبر کے آخر میں اپنے جان نثار اور محبت رکھنے والے غلاموں سے اگلے سال کے لئے قربانیوں کا مطالبہ فرما چکے ہیں۔ اب اس رنگ میں اپنے خادمانہ اور عاشقانہ جذبات دکھلانے کی کوشش کرو۔ کہ پیارے آقا کے لبوں کی جنبش کے ساتھ ہی والہانہ لبیک سے آسمان پر فرشتوں اور زمین پر مخلوق کو حیرت میں ڈال دو۔ اور کوشش کرو۔ کہ کوئی جماعت میں داخل ہونے والا بھائی شمولیت سے محروم نہ رہ جائے۔

اے بلال بکوشید برائے حق بکوشید

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

اعلانِ نکاح

مورخہ ــــــ کو مسجد مبارک قادیان میں جناب مولوی ابو العطاء صاحب فاضل جالندہری نے عزیزم رحمت اللہ غوری ولد محمد اسمٰعیل صاحب غوری آف یادگیر کا نکاح عزیزہ امت اللہ انیسہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ عبد اللطیف صاحب حیدر آباد سے بعوض دو ہزار ایک سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت بنائے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر)

اظہارِ ہمدردی

میلہ کنبھ پر جو افسوسناک حادثہ ہوا۔ اس کے باعث ہر اہلِ وطن کا دل سخت تکلیف محسوس کرتا ہے۔ کیسا دردناک نظارہ ہوگا کہ لوگ مذہبی عقیدت کی خاطر لاکھوں کی تعداد میں وفورِ شوق سے جمع ہوئے۔ اور ہزاروں کی تعداد میں وہاں زخمی ہوئے۔ اور سینکڑوں کی تعداد میں موت کی آغوش میں چلے گئے اور اس وقت تک بھی تین ہزار لاپتہ ہیں۔ ہمیں انکے پسماندگان سے اور انکے ہم مذہبوں سے دلی ہمدردی ہے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ جناب سیٹھ عبد الحی صاحب یادگیر بعارضہ دمہ سخت بیمار ہیں۔ چار مہینہ سے مسلسل آٹھ انجکشن روزانہ ان کو دیئے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (نائب ایڈیٹر)

ضروری اعلان

نظارت بیت المال قادیان کو مندرجہ ذیل احباب کا پتہ درکار ہے۔ اگر کسی دوست کو اُن کا پتہ معلوم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(۱) کے۔ پی۔ عباس صاحب احمدی

Clerk A.M.E's. Office Meyer Camp Nilgiri

(۲) سید احمد رضی اللہ صاحب احمدی۔

Inspector Central excise match factory
P.O Telchhar Dhenkanal

(۳) لیڈی ڈاکٹر شمیمہ زہرہ صاحبہ

Govt. Hospital ELLOR

(۴) عبد الغنی صاحب احمدی۔

Near Bus stand Belgaum Bombay

(ناظر بیت المال قادیان)

جنازہ ہائے غائب

ذیل کے جنازے قادیان میں غائبانہ ادا کئے گئے۔ احباب سے بھی دعا کی درخواست ہے:

(۱) مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لندن کے والد بزرگوار محترم چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش جو ہجرت کر کے دار الفضل قادیان میں قیام رکھتے تھے اور دوبارہ ۱۹۴۷ء میں ان کو ہجرت کرنی پڑی ۹/۵۶ کو لائلپور میں فوت ہوئے۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ صحابی تھے اور اعلےٰ اخلاق کے مالک تھے۔

(۲) مکرم مولوی سید عبد الخالق صاحب نائب امیر جماعت سونگھڑہ جو ۹ر جنوری ۱۹۵۷ء کو فوت ہوئے تھے۔

(۳) ملک صلاح الدین صاحب (ایڈیٹر بدر) کی پھوپھی صاحبہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بعمر نوے سال بمقام سلانوالی نزد ربوہ فوت ہیں۔ خلافت ثانیہ میں بیعت کی تھی۔ اور دینی الغیرت کا رنگ رکھتی تھیں۔ گزشتہ خلاف احمدیت تحریک میں ان کی بہو کا بھائی جو احراری تھا گرفتار ہوا تو بہو نے احمدیت کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کئے اس پر مرحومہ نے نہایت اخلاص وغیرت کا اظہار کیا۔ جس پر بہو نے نہایت لجاجت سے معافی مانگی۔

(۴) مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب انچارج تحریک جدید قادیان کے والد ماجد صاحب کی چچی صاحبہ محترمہ صاحبو بمقام جھنگی امام شاہ ضلع لائلپور قریباً ایک سو سال کی عمر میں فوت ہوئیں اس خاندان میں صرف دو گھرانے ہی احمدی ہیں۔

اطلاع

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "پیغام صلح" کا امتحان جو کہ ۲۱ر فروری ۱۹۵۷ء کو ہونے والا ہے۔ دوستوں کی آسانی کے لئے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ کتاب مذکور کا امتحان صرف صفحہ ۴۷ تک ہوگا۔ یعنی آخر کتاب میں جو متفرق یادداشتوں کے نوٹ ہیں وہ اس امتحان میں شامل نہیں۔ امید ہے کہ بکثرت احباب جماعت اور خواتین اس میں شامل ہو کر حسنات دارین حاصل کریں گے۔

(ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان)

۳۔ خاکسار کا عزیزم سید مذکر الدین سلمہ اللہ آئندہ ماہ مارچ میں بی۔ اے آنرز کا امتحان دینے والا ہے۔ جملہ جماعتہائے ہند و پاکستان و درویشان قادیان سے مؤدبانہ التجا ہے کہ میاں موصوف کی صحت و سلامتی اور اعلیٰ نمبروں پر شاندار کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ خاکسار مبشر الدین احمد عفی اللہ عنہ ضلع کٹک۔

۴۔ شیخ محمد صاحب اکمل مبلغ سلسلہ کی اہلیہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ لہٰذا جملہ درویشان قادیان و صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین (عبد الحمید درویش قادیان)

مختصر اور ضروری خبریں

قاہرہ۔ یکم فروری۔ مصر کی ایک فوجی عدالت ۴۴ کمیونسٹوں کی سماعت کرے گی۔ جو حکومت کا تختہ اُلٹ دینے کے جرم میں گرفتار ہیں۔

نئی دہلی۔ پنجاب کانگرس سے نکالے ہوئے لیڈر ایک متوازی جماعت بنام گاندھی جنتا کانگرس بنانا چاہتے ہیں۔

نئی دہلی۔ ہند و پاکستان کی حکومتوں نے آرڈیننس جاری کر دیئے کہ تارکین وطن کی امانتیں واپس کی جائیں گی۔

لاؤس۔ ہند چینی کی جنگ آزادی میں فرانسیسی فوجوں کے پاؤں اُکھڑ رہے ہیں۔ اور وہ مورچے چھوڑ کر بھاگ رہی ہیں۔

دہلی۔ محکمہ راشننگ کے تین سو مزید ملازمین کو نوٹس مل گئے۔

کراچی۔ ۲ر فروری۔ وزیر اعظم پاکستان نے اعلان کیا کہ ہم جارحانہ اغراض کے لئے اپنی فوجی طاقت کو مضبوط نہیں بنا رہے۔ اور کہا مضبوط ہند اور مضبوط پاکستان ایشیا کی مضبوطی کا باعث ہوں گے۔ غضنفر علی خاں ہائی کمشنر پاکستان متعینہ ہند نے کہا کہ پاکستان کی ہند سے دوستی دوسرے ممالک کی دوستی سے اہم تر ہے۔

نئی دہلی۔ روسی کلچرل وفد کے لیڈر نے بتایا کہ روس میں آرٹسٹوں کو وزیروں سے بھی زیادہ تنخواہیں ملتی ہیں۔

پٹنہ۔ ۳ر فروری۔ صوبہ بہار کی رپورٹ مردم شماری ۱۹۵۱ء کے مطابق وہاں مسلمانوں کی تعداد ۵۴ لاکھ ۶۰ ہزار ہے جبکہ ۱۹۴۱ء میں ۴۷ لاکھ ۲۰ ہزار تھی۔ کم و بیش دو لاکھ مسلمان آزادی کے بعد کے واقعات کی بنا پر پاکستان چلے گئے۔

کراچی۔ ۵ر فروری۔ وزیر اعظم پاکستان نے مسٹر نہرو سے ملاقات کی تجویز پیش کر دی۔

الہ آباد۔ اسسٹنٹ سیشن جج نے امرت بزار پتریکا کے خلاف مقدمہ ہائی کورٹ میں بھیجدیا۔ کیونکہ ان کے نزدیک جیوری کا یہ فیصلہ صریحاً خلاف شہادت ہے کہ ملزم بے قصور ہیں۔

مدراس۔ مسٹر نہرو نے ایک تقریر میں کہا کہ مستقبل کی تعمیر تعاون اور سخت محنت کی بنیاد پر کرنی چاہیئے۔

سیگاؤں۔ ہند چینی کی جد و جہد آزادی فیصلہ کن مرحلہ پر پہنچ گئی۔ بارہ ہزار ویٹ منہ جوان بار بار آگے بڑھ رہے ہیں۔

قاہرہ۔ ۷ر فروری۔ ترکی اور پاکستان کے درمیان سیاسی تعاون اور فوجی مشورہ کا معاہدہ ہوگا۔

دہلی۔ وزیر تعلیم ہند مولانا ابو الکلام آزاد نے مرکزی مشاورتی تعلیمی بورڈ کے اجلاس میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور مطمئن پروفیسروں کے بغیر یونیورسٹیوں کی تعلیمی حالت بہتر نہیں ہو سکتی یونیورسٹیوں سے سکولوں کی تعلیم کی اصلاح زیادہ اہم ہے۔

ٹوکیو۔ امریکہ مشرق بعید میں بھی ایک فوجی بلاک بنا رہا ہے۔ جو فارموسا۔ جنوبی کوریا۔ فلپائن اور جاپان پر مشتمل ہوگا۔

لندن۔ کامن ویلتھ کارپوریشن کی دعوت سے پاکستان کے گیس پروجیکٹ میں دس لاکھ پونڈ کا سرمایہ لگایا جائے گا۔

نئی دہلی۔ حکومت قومی تعمیر کے سلسلہ میں سادھوؤں کی خدمات حاصل کریگی۔

نئی دہلی۔ افغان ڈیلیگیشن کو امید ہے کہ پاکستان کے بھی افغانستان کے تمام معاملات طے ہو جائیں گے۔ ایک ممبر نے کہا کہ محمود غزنوی آرٹ۔ کلچر اور سائینس کا بہت بڑا سرپرست تھا۔ افغانوں کو اس عظیم بادشاہ پر فخر ہے۔ کابل سے قریباً تین سو میل دور اس کے زمانہ کا ایک محل نکل آیا ہے۔

کنبھ نگر۔ کنبھ میں موت اور وبا کا زور ہے۔ اسہال کے مریضوں کی تعداد چار سو تک پہنچ گئی ہے۔ ایک کمیونسٹ لیڈر نے کہا ہے کہ حادثہ میں کم سے کم ایک ہزار نفوس ہلاک اور دو ہزار زخمی ہوئے۔ جگہ جگہ غلاظت اور گندگی کے انبار لگ گئے ہیں۔ اور بلا کی گرانی ہے۔ پوریاں ۵ روپے سیر اور آلو تین روپے سیر فروخت ہوتے ہیں۔ بسنت کے اشنان کے موقعہ پر یاتریوں پر کنٹرول کے لئے فوج طلب کی گئی۔

دہلی۔ ہندوستان کے دفاعی نظام کو زیادہ مستحکم اور موثر بنانے کے لئے مرکزی حکومت مناسب تدابیر پر غور کر رہی ہے۔

مسوری۔ دفاعی نظام کے وزیر مسٹر مہابیر تیاگی نے کہا کہ ہند و پاکستان دو متحارب فریق ہیں۔ کشمیر میں دونوں ملکوں کی فوجیں آمنے سامنے پڑی ہیں۔ اس لئے کسی ایک متحارب فریق کو فوجی امداد دینا بین الاقوامی اصولوں کے خلاف ہوگا۔

ہسپانوی مراکش کے ممتاز رہنماؤں اور پاشاؤں کا ایک وفد جنرل فرانکو سے ملنے میڈرڈ روانہ ہو گیا ہے۔ وفد مطالبہ کرے گا کہ سلطان محمد بن یوسف کے بحال ہونے تک خلیفہ کے علاقہ کو الگ کر دیا جائے۔ کیونکہ مولائے عرفہ کو ہسپانوی مراکش کے لوگ حکمران تسلیم نہیں کرتے۔

جموں۔ وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے ریاست میں کسٹم محصول ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ نیز کہ وزیر پاکستان امریکہ سے فوجی معاہدہ کر کے کشمیر کو حاصل نہیں کر سکتے۔ کشمیری اب بیدار ہو چکے ہیں۔ کوئی شرارت انگیز چال بے خبری میں ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

دہلی۔ وزیر اعظم صوبہ دہلی نے کہا کہ دہلی اسٹیٹ دہلی میں شراب پر پابندی نہیں لگا سکتی۔ کیونکہ اس سے ایک کروڑ آمدنی سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

واشنگٹن۔ ہند چینی کی جنگ آزادی سے امریکہ گھبرا گیا ہے۔ ممکن ہے۔ عنقریب میں امریکہ فرانسیسی افواج کو وسیع پیمانہ پر امداد دے۔

لکھنؤ۔ ۸ر فروری۔ وزیر خوراک مسٹر رفیع احمد قدوائی نے کہا کہ حکومت ہند قیمت پر کنٹرول رکھنے کے لئے چار لاکھ ٹن چینی درآمد کرے گی۔ پہلے تین لاکھ درآمد کی جا چکی ہے۔

ارناکلم۔ ۶ر فروری۔ ٹراونکور کوچین اسمبلی کے انتخاب کے تعلق میں پنڈت نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس کو شکست دینے کے لئے تمام پارٹیاں متحد ہو گئی ہیں۔

نئی دہلی۔ لاہور اور امرتسر کے درمیان ریلوے لائن کھولنے کے متعلق اس ماہ میں ہند و پاکستان کے ریلوے افسروں کے درمیان کانفرنس ہوگی۔

دمشق۔ شام کی بغاوت کے باعث حکومت نے شام و لبنان کی سرحد بند کر دی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس بغاوت میں غیر ملکی ہاتھ ہے۔ باغیوں کے قبضہ سے جو ہتھیار حاصل ہوئے ہیں وہ تمام بھی جدید ترین ہیں۔

دہلی۔ ہند و پاکستان کی حکومتوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ نکاسی اشخاص کی منقولہ جائداد اور گھریلو سامان کی براہ راست بکنگ پر جو پابندیاں عائد ہیں انہیں ہٹا کر ایک سے دوسرے ملک میں لے جانے کے لئے تازہ ہدایات جاری کی جائیں۔

سکندر آباد۔ ... راجپرمکھ نے کہا کہ وہ راجپرمکھوں اور گورنروں کی کانفرنس میں نظام حیدرآباد شریک نہیں ہوں گے۔

کراچی۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا کہ ایشیائی ممالک کا بلاک بنانے کی کوشش نقصان دہ ہوگی۔

ہند میں پاکستان کے ہائی کمشنر صاحب غضنفر علی خاں نے کہا کہ وزیر اعظم پاکستان ہندوستان کے ساتھ متنازعہ فیہ امور کا پُر امن طور پر حل کرنے کا عزم کر چکے ہیں۔

کلکتہ۔ وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ مجوزہ امریکی امداد کے متعلق وہ وزیر ہند سے بات چیت کریں گے۔

طہران۔ تیل کے سوال پر یہ معاہدہ طے ہوا ہے۔ کہ برطانیہ ۴۵ فی صدی۔ امریکہ ۵۰ فی صدی اور ایران ۵ فی صدی تیل فروخت کرے گا۔

انقرہ۔ مصر نے قاہرہ میں مقیم ترکی سفیر کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر مصر سے نکال دیا تھا۔ اس بارہ میں حکومت مصر نے جو حکومت ترکی کے احتجاج کا جواب دیا تھا۔ اسے حکومت ترکی نے مسترد کر کے اس امر پر اصرار کیا ہے۔ کہ حکومت مصر معافی مانگے۔

نئی دہلی۔ افغانی سفیر ڈاکٹر نجیب اللہ خاں نے کہا کہ ہند و افغانستان کے گہرے تعلقات کسی تیسرے ملک کے خلاف نہیں۔ داخلی طور پر دونوں ممالک جمہوریت اور غیر مذہبی حکومت میں عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور دونوں میں رنگ۔ ذات۔ اور عقیدہ کی بنا پر کسی قسم کا فرق نہیں برتا جاتا۔ افغان کلچرل مشن کے ایک ممبر نے بتایا کہ افغانستان میں تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ ابتدائی کلاسوں میں مذہبی تعلیم لازمی ہے۔ اور عورتوں کے لئے تعلیم کا علیحدہ انتظام ہے۔

روم۔ ۹ر فروری۔ سابق شاہ فاروق نے کل اعلان کیا کہ جو لوگ حکومت مصر سے اس کی اشیاء خریدیں گے۔ ان کے خلاف وہ عدالتی کارروائی کریگا۔ اس نے کہا میں نے دو وکیلوں کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ جو ان خریداروں کے خلاف کارروائی کریں گے۔